رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۵۰

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲۔ شعبان ۱۳۲۱ھ / ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

دفتر اہلحدیث امرتسر، کوچہ کڑہ بہائی

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...
رؤسا و جاگیرداران سے ...
عام خریداران سے ...
... ششماہی ...
ممالک غیر سے سالانہ ... شلنگ
فی پرچہ ...

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولوی ابو الوفاء ثناء اللہ مولوی فاضل مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۸۔ شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم نعتیہ - - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
جماعت اہل حدیث کے قابل توجہ - - - ص۳
خطبہ رمضان المبارک - - - - ص۵
مرزا صاحب کے دعوے کا ثبوت (قادیانی مشن) ص۶
مسلمانوں کی مذہبی حالت - - - - ص۷
مسئلہ تیمم اور وضوء - - - - - ص۸
اہل حدیث بھائیو بیدار ہو جاؤ - - - ص۹
دعوت ... - - - - - ص۱۰
... - - - - ص۱۱
... - - ص۱۵
اشتہارات - - - - - ص۱۶

نظم نعتیہ

(از محمد عبد اللہ مضطر اعظمی متعلم مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ)

مرے دل سے کوئی یہ کہہ رہا ہے
تجھے معلوم کیا شان محمد
اگر معلوم ہوتی ان کی عظمت
تو ہوتا تو بھی قربان محمد
صحابہ پا گئے دولت جہاں کی
پڑھا جب دل سے قرآن محمد
یہی شان محمد سب سے ارفع
دلیل اس کی ہے فرمان محمد
ہوئے حلقہ بگوش حضرت عشر بھی
سنا جب دل سے فرمان محمد
زباں پر ہے فداہ ابی و امی
ہوں میں دل سے ثنا خوان محمد
ثنا خواں کیوں نہ ہوں جن و بشر جب
خدا خود ہے ثنا خوان محمد

دعا مضطر کی ہے تجھ سے خدایا
سدا مجھ پر ہو فیضان محمد

[illegible]

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

۹ اکتوبر ۱۹۳۹ء

——— امرتسر مسلم ضمنی انتخاب پنجاب اسمبلی کا نتیجہ ۳۰ اکتوبر کو برآمد ہؤا۔ شیخ صادق حسن صاحب کامیاب ہوگئے۔ چوہدری افضل حق اور ڈاکٹر سیف الدین کچلو ناکام رہے۔

——— بہت سے اعیان پنجاب نے گورنمنٹ کی خدمت میں جنگ کے متعلق اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ حکیم ابوتراب نے اپنے صاحبزادے شمس الحق سمیت جنگی خدمات میں اپنا نام لکھوایا ہے۔

——— سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو اے۔ ڈی۔ ایم راولپنڈی کی عدالت نے سشن سپرد کر دیا ہے۔ شاہ صاحب نے فہرست گواہان صفائی پیش کی ہے۔ جس میں وزیر اعظم صوبہ سرحد اور مسٹر محمد علی جناح کے نام بھی درج ہیں

——— پنجاب کے مختلف شہروں میں مجلس احرار کی کمیٹیاں توڑ کر ڈکٹیٹر مقرر کئے جا رہے ہیں۔ کئی ڈکٹیٹر گرفتار بھی ہو چکے ہیں۔

——— پنجاب و سرحد سے خاکسار صوبہ یوپی میں سول نافرمانی کرنے جا رہے ہیں۔ گرفتاریاں بدستور جاری ہیں۔

——— لکھنؤ ۸۔ اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے کہ بلند شہر جیل میں دو سو خاکساروں پر گولی چلائی گئی جن میں پانچ مر گئے اور بیس زخمی ہوئے۔ (پرتاپ ۱۰ اکتوبر)

——— نئی دہلی ۸۔ اکتوبر۔ نئی دہلی سے ایک خبر اخبارات میں شائع ہوئی ہے کہ وائسرائے ہند جو مختلف سیاسی لیڈروں سے ملاقات کر رہے ہیں وہ ۲۰۔ اکتوبر تک ختم ہو جائیگی۔ اس کے بعد حضور وائسرائے ہندوستان کے متعلق فیصلہ ظاہر فرمائیں گے۔

——— کراچی۔ مسجد منزل گاہ کی بازیابی کے لئے بہت سے مسلمان سول نافرمانی کر کے گرفتار ہوئے آخر کار حکومت سندھ نے ان کو رہا کر دیا مگر ابھی تک مسجد منزل گاہ مسلمانوں کے حوالہ نہیں ہوئی

——— ہٹلر نے جرمن میں ایک تقریر کرتے ہوئے شرائط صلح پیش کر دیں اور کہا کہ یہ میری آخری پیشکش ہے۔ اگر اس کو رد کر دیا گیا تو جرمنی لڑیگا۔ اس سلسلے میں ہٹلر نے تجویز پیش کی کہ یورپین طاقتوں کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے۔ نیز فرانس اور برطانیہ سے کوئی مطالبہ نہیں کرتا۔ صرف نوآبادیوں کا مسئلہ ہے جس کا حل گفت و شنید سے کیا جا سکتا ہے۔ پولینڈ کے معاملے میں جرمن اور روس کسی غیر ملکی طاقت کی مداخلت گوارا نہیں کرینگے۔ (انقلاب ۱۰۔ اکتوبر)

——— نیویارک۔ واشنگٹن سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ امریکن سینیٹ کی تمام پارٹیاں چاہتی ہیں کہ صدر امریکہ یورپ کی جنگ میں مداخلت کر کے صلح کرا دیں۔ مگر صدر مذکور کو دو مشکلات کا سامنا ہے۔ اول یہ کہ ہٹلر اپنے وعدہ کو پھر نہیں توڑیگا۔ دوسری مشکل یہ ہے کہ کیا کوئی سمجھوتہ ایسا ہونا ممکن ہے جس سے چیکوسلواکیہ اور پولینڈ کی آزادی بحال ہو سکے (پرتاپ ۱۰۔ اکتوبر)

——— میرٹھ میں فرقہ واری فساد کی وجہ سے کرفیو آرڈر[1] نافذ کیا گیا ہے۔

——— پیرس ۸۔ اکتوبر۔ فرانسیسی پارلیمنٹ کے ۴۴ کمیونسٹ (اشتراکی) ممبر گرفتار کئے گئے ہیں۔

——— قاہرہ ۸۔ اکتوبر۔ کل مصری پارلیمنٹ میں اعلان کیا گیا کہ حکومت برطانیہ مصر سے روئی کی ۱۵ لاکھ گانٹھیں خریدا کریگی۔ یہ روئی پہلے آسٹریا، جرمنی پولینڈ اور چیکوسلواکیا سے خریدی جاتی تھی۔ (انقلاب ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء)

——— فرانس میں اعلان کیا گیا ہے کہ اتحادی فوجوں نے جرمنی کے ایک لاکھ مربع انگرز علاقے پر قبضہ کر لیا ہے۔ (〃 〃)

——— سویٹ، روس اور لتھویا کے معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ جس میں قرار دیا گیا ہے کہ کسی یورپین ملک کی طرف سے حملہ کی صورت میں وہ دونو ایک دوسرے کی امداد کرینگے۔

——— جرمن پارلیمنٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ جرمن گورنمنٹ نے وعدہ کیا ہے کہ جنگ میں زہریلی گیس اور جراثیم کا استعمال نہ کریگی۔ (〃 〃)

——— پیرس ۷۔ اکتوبر۔ پولش مہم میں جرمنوں کا بھاری نقصان ہؤا۔ جرمنی کے محکمہ اعداد و شمار نے جو رپورٹ مرتب کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی کے اکانوے ہزار دو سو سپاہی ہلاک اور دو لاکھ زخمی ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ ۱۵۵ ٹینک بالکل تباہ ہو گئے ہیں۔ (〃 〃)

——— چنگ کنگ۔ چینیوں کا دعویٰ ہے کہ چنگ شا کے ۱۹ دن کی زبردست لڑائی میں تیس ہزار جاپانی ہلاک ہو چکے ہیں۔

[1] کرفیو آرڈر کے معنی ہیں چلنے پھرنے میں خاص اوقات کی پابندی عائد کرنا۔

سائلین غریب فنڈ

اور

رمضان شریف

ماہ رمضان المبارک میں ہر نیکی کا کئی گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔ آج کل سب سے مقدم ضرورت اشاعت دین ہے۔ جو تقریر کے علاوہ تحریر سے بھی ہوتی ہے۔ تبلیغ توحید و سنت کا ایک ذریعہ اخبار "اہلحدیث" بھی ہے۔ جو دور دراز ملکوں میں جاتا ہے۔ اس فنڈ سے نادار اور مفلس اصحاب کے نام غریب فنڈ سے اخبار جاری کیا جاتا ہے۔ تاکہ یہ حضرات خود اخبار کو دیکھ کر دوسرے حضرات کو بھی سنائیں۔ مگر افسوس ہے کہ آج کل اس فنڈ میں آمد نہ ہونے کے باعث تمام سائلین غریب فنڈ کے نام رکے پڑے ہیں۔ اس وقت سائلین کی تعداد چھتیس ہے۔ اگر اصحاب خیر اور دیگر شائقین تھوڑی سی ہمت کریں تو شروع جلد سے ان سب کے نام اخبار جاری ہو سکتا ہے۔ امید ہے ہماری یہ درخواست رمضان المبارک جیسے مبارک مہینے میں رائگاں نہ جائے گی۔

آمدہ۔ از ملک غلام محمد صاحب مری ضلع کشمیر ۱۲ عمر

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۸ شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ

اعیان اہلحدیث کے قابل توجہ

ایک دکھے دل کی داستان

فَسَتَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ

برادران اعیان اہل حدیث! میری آج کی آواز معمولی جان کر کانوں سے نکال نہ دیجئے گا۔ کیونکہ میں اس کو بڑی امید کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔ آپ لوگ جانتے ہیں جو نہیں جانتے وہ جان لیں کہ ہمارے صوبہ پنجاب بلکہ سارے ہندوستان میں کفر شرک آئے دن ترقی پذیر ہے۔ بت پرستی، صلیب پرستی کا ذکر تو میں سردست الگ رکھتا ہوں۔ اس مضمون میں ان پرستیوں کا ذکر کرتا ہوں جن کو مٹا کر توحید الٰہی کی تعلیم دینے کو آپ کی جماعت کھڑی ہوئی تھی۔

ہندوستان میں اہل حدیث کی سب سے پہلی آواز جامع مسجد دہلی میں اسماعیلی صورت سے نکل کر سارے ملک میں پھیلی جو آج مجسم شکل میں بصورت تقویۃ الایمان ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ مولانا اسماعیل شہیدؒ کی آواز کیا تھی اور اس کا اثر ملک پر کیا ہوا۔ اس کو مولانا حالی مرحوم کی ایک رباعی میں تھوڑے سے تصرف کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔ حالی مرحوم فرماتے ہیں ؎

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن سب کے دل میں لگا دی
اک آواز سے سوتی بستی جگا دی
پڑا غل یہ ہر طرف پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے

مولانا شہید کی آواز نے جو کام کیا اس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ ہندوستان میں ایک بہت بڑی جماعت پیدا ہو گئی ہے جس کی صحیح تعداد شمار میں نہیں آ سکتی۔ اور جس کے ہاتھ میں توحید کا علم لہرا رہا ہے۔ آج اگر مولانا شہید زندہ ہو جائیں تو جماعت اہل حدیث کو اپنے مجاہدین میں شمار کر کے بہت خوش ہوں مگر جب ان کے گوش حق نیوش میں یہ اطلاع پہنچے کہ حضرت جو کام آپ نے ان کے سپرد کیا تھا انہوں نے چھوڑ دیا بلکہ اُسے چھوا تک نہیں۔ تو آپ سخت افسردہ خاطر ہوں اور میں جماعت اہل حدیث کی شکایت با الفاظ ذیل مولانا مرحوم کے گوش گزار کروں کہ

اس وقت سارے ملک ہندوستان میں مزارات پوجے جاتے ہیں جن کی گنتی تعداد نہیں۔ دبے کہ پنجاب میں پاک پٹن ایک مشہور مزار ہے۔ جہاں سالانہ

قبروں پر سجادہ نشین ایسے ایسے افعال کرتے ہیں جو سراسر اسلام سے متضاد ہیں ... کی تعداد میں ہر سال آتے ہیں۔ بالخصوص بہشتی دروازہ کی تیرہ تاریخ کو نکلتے ہیں۔ مصنوعی بہشتی دروازے سے گذر کر اپنے آپ کو نجات یافتہ سمجھتے ہیں۔ ہجوم اور بھیڑ کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ لوگوں کو مار سے جانیں کے لالے پڑ جاتے ہیں اور ناظر یا قریب یہ کہتے ہوئے بہشتی دروازے سے گذر کر گویا بہشت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ہر ایک شخص اپنی حیثیت کے موافق نذر نیاز پیش کرتا ہے جو سجادہ نشینوں اور مجاوروں کا حق سمجھا جاتا ہے۔ کیا جماعت اہل حدیث اتنے بڑے گروہ کو سمجھانا اپنا مذہبی فرض نہیں جانتی۔

پنجاب میں ایسے مزارات بکثرت ہیں۔ چنانچہ صوبہ کا دار الحکومت لاہور بھی ایسے ہی مزارات سے بھرا ہے۔ امرتسر میں بھی آئے دن نئے نئے مزارات بن کر پجتے ہیں۔ پنجاب کے ساتھ ہی صوبہ سندھ ہے جہاں پنجاب سے بھی زیادہ مزارات ہیں۔ جہاں برملا شرکیہ افعال کئے جاتے ہیں۔ ... بڑی مشہور جگہ ہے جو ... کے قریب ہے۔ وہاں جو کچھ ہوتا ہے وہ لکھنے میں نہیں آ سکتا۔ صوبہ بہار ضلع پٹنہ میں جا کر دیکھئے ایک بزرگ شرف الدین بہاری کے مزار پر قوال یہ اشعار گاتے ہیں ؎

یہ بیت الشرف ہے بیت الحرم ہے
یہیں حج کو ہم لوگ آیا کریں گے
بہت دور کعبہ ہے جائیں نہ جائیں
یہیں حج کو ہم لوگ آیا کریں گے

پنجاب میں اجیر کا بڑا دربار ہے جس کی کیفیت میں ایک واقعہ کی شکل میں پیش کرتا ہوں۔

میں ایک دفعہ اجمیر گیا۔ میرا مقصد وہاں کے حالات معلوم کرنا تھا۔ وہاں ایک مولوی صاحب جو میرے واقفوں میں سے تھے مجھ سے ملے۔ آپ حنفی المذہب ہونے کے باوجود میرے ہمراہ ... پوچھا کہ یہاں کی حالت کیا ہے؟ آپ نے ... مختصر لفظوں میں جواب دیا کہ

میں فی وقت بتا کرتا ہوں کہ تم لوگ مشرک نہیں ہو کیونکہ مشرک تو وہ ہوتا ہے جو خدا کے ساتھ معبودوں کو بھی تیری صفات میں شریک کرتے ہیں تو خدا سے کچھ واسطہ ہی نہیں ہے۔ کیونکہ تمہارے لئے تو خواجہ غریب نواز ہی سب کچھ ہے۔ اس لئے تم مشرک نہیں ہو۔[۱]

یعنی آپ کے بیان سے صحیح نتیجہ پایا اور یہی پایا کہ یہ لوگ اس آیت کے مصداق ہیں :-

یَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ ... [۲]

اجمیر سے گزر کر کوئی صاحب بہرائچ میں سالار غازی کے مزار پر جائے تو مذکورہ مزارات اس کی نظر میں بہت کم درجہ معلوم ہونگے۔ اس نواح میں سالار غازی کو غازی میاں کہتے ہیں۔ سالانہ میلہ (عرس) کے موقع پر لاکھوں مسلمان بلکہ ہندو بھی شریک ہوتے ہیں۔ اس مزار کے ساتھ بہت بڑی جائداد ہے جس کے انتظام کے لئے ایک سرکاری کمیٹی مقرر ہے۔ اس کی آمدنی اتنی زیادہ ہے کہ ہندوستان کے افلاس زدہ افراد پر اگر باقاعدہ تقسیم کی جائے تو چند ہی دنوں میں ہندوستان کے مسلمانوں کا افلاس دور ہو جائے۔

اس مزار کی کیفیت یہ ہے کہ ہندو مسلمان بلا امتیاز یہاں سے کہتے ہیں۔ چونکہ سالار غازی شادی کئے بغیر ایام جوانی ہی میں شہید ہو گئے تھے اس لئے ان کے نام کے ڈولے چڑھائے جاتے ہیں۔ جو کاغذ سے بنے ہوتے ہیں۔ ہندو مسلمان سب یہ ڈولے غازی میاں کے سامنے پیش کر کے ان کی فرضی شادی رچاتے ہیں۔

ناظرین کرام! میں کہاں تک آپ کی سمع خراشی کروں سچ تو یہ ہے کہ اس کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ کوئی ملک کوئی شہر حتیٰ کہ کوئی بستی بھی اس وبا سے محفوظ نہیں ہے۔ اس لئے اس دردناک کہانی کو یہیں چھوڑ کر میں اصل مقصد کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

اعیان اہلحدیث! اس دردناک کہانی کے بعد میری کہانی سنئیے!

آج سارے ہندوستان میں مسلمانوں کی کئی ایک جماعتیں میدان میں کام کر رہی ہیں۔ منجملہ جماعتوں کے نام یہ ہیں :-

(۱) مسلم لیگ۔ (۲) مجلس احرار۔ (۳) جمعیۃ العلماء۔ (۴) جماعت احمدیہ۔ (۵) جماعت خاکسار۔

میں ان میں سے کسی جماعت کے کام پر اعتراض نہیں کرتا بلکہ افراد اہل حدیث سے پوچھتا ہوں اور بزور پوچھتا ہوں کہ

وہ امانت جو قرآن حدیث کی روشنی میں مولانا اسماعیل شہید قدس سرہٗ نے آپ کے حوالے کی تھی یعنی اشاعت توحید اور تردید شرک کیا آپ ان جماعتوں سے امید رکھتے ہیں کہ وہ آپ کا کام کریں گی یا انہوں نے کبھی یہ کام کیا؟ جہاں تک واقعات کی شہادت ہے میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ ہرگز نہیں کیا اور نہ کر سکتی ہیں۔ کیونکہ ان کی بنیادی ساخت ہی ایسی ہے کہ وہ یہ کام نہیں کر سکتیں۔ ان کے ممبروں میں ایسے لوگ بھی شامل ہونگے جو رسوم شرکیہ کے حامی ہونگے۔ پھر وہ یہ کام کریں تو کیونکر کریں۔

پس اس اسماعیلی امانت کی حفاظت آپ کس کے حوالے کرتے ہیں۔ سوا آپ کے ماسوا کون اس کا ذمہ دار ہے۔ بس یہ ہے ایک سوال جسے میں آج جماعت اہل حدیث کے سامنے پیش کر کے اپنا مافی الضمیر ظاہر کرتا ہوں۔

مافی الضمیر یہ ہے جماعت اہل حدیث کی ایک ایسی مجلس قائم کی جائے جس کی غرض و غایت صرف یہ ہو کہ ان مزارات پر جن افعال شنیعہ اور رسوم قبیحہ کا ارتکاب کیا جاتا ہے ان کا انسداد ہو جائے جس کی صورت یہ ہے کہ خوش بیان واعظوں کی ایک جماعت مقرر ہو اور چند خدام ان کے ساتھ ہوں وہ اپنی خوراک کا انتظام خود کریں۔ جس کا خرچ جماعت کے ذمہ ہو۔ یہ لوگ سر پھرے جائیں اور جہاں جائیں اس شان سے جائیں کہ شیخ سعدی مرحوم کا یہ شعر ان پر صادق آئے:

ہم بہمت رفت و دنیا ہمی خواست
ہر جا کہ رفت خیمہ زد و بارگاہ ساخت

مبلغین کا یہ قافلہ سارے ملک میں دورہ کرے اور ملک کے ہر حصہ کی زبان میں چھپے ہوئے اشتہارات اس کے پاس ہوں جن میں بصورت نظم و نثر توحید سنت کی تعلیم ہو۔ یہ مبلغین جہاں ڈیرہ لگائیں ... وہاں کو مسحور کریں۔ اور اشتہارات کے ذریعہ بھی اثر ڈالیں۔

یہ ہے مختصر سکیم اس بڑے کام کی جو مولانا اسماعیل شہید نے جماعت اہل حدیث کے سپرد کیا تھا۔

(نوٹ) میں جانتا ہوں بلکہ ہر ایک شخص جانتا ہے کہ جماعت اہل حدیث میں ضمنی نزاعات بکثرت ہیں جن سے ان کو فرصت نہیں۔ میں یہ جانتے ہوئے بھی اعیان اہل حدیث کو قرآن مجید کی اس آیت پر توجہ دلاتا ہوں :-

تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ[۳]

میں اس آیت سے یہ ہدایت پاتا ہوں کہ مشترک غرض میں سب افراد کو شریک ہو جانا چاہئے۔ اس کے علاوہ اگر ضمنی نزاع کو جاری رکھنا ہے تو کچھ توجہ اس پر بھی مبذول رکھیں۔ لیکن سارا وقت اور ساری توجہ اگر ضمنی نزاعات پر صرف کی گئی تو اس امانت اسماعیلیہ کی حفاظت کون کریگا۔

جماعت سے خطاب یہاں پہنچ کر میں ناظرین کو بزور توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس کار خیر میں شرکت کا پختہ وعدہ کریں اور خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر سمجھ کر عرض کرتا ہوں :-

اللّٰهم اشهد قد بلغت قد بلغت

(اے اللہ! تو گواہ رہ کہ میں نے جماعت اہل حدیث کے افراد تک تیرا پیغام پہنچا دیا)

عمر کے لحاظ سے میں اس منزل پر پہنچ چکا ہوں جس کا نقشہ مولانا حالی مرحوم نے اس رباعی میں کھینچا ہے:

اب ضعف کے پنجے سے نکلنا معلوم
پیری کا جوانی سے بدلنا معلوم
کھٹکی ہے وہ جس کا ہے بگاڑ کا گمان
آتا ہے وہ وقت کہ جس کا ٹلنا معلوم

پس میرے دوستو! میری کاسہ ... قدر کرنے والو! میری اس آواز پر لبیک کہہ کر اپنا مذہبی فرض ادا کرنے کے لئے طیار ہو جاؤ۔ اس سکیم کی مزید تفصیل آئندہ پیش ہوتی رہیگی۔ ؎ سنائیں گے تمہیں ہم ایک دن یہ داستاں پھر بھی

---

[۱] تم نے خدا کو بھی پیٹھ پیچھے ڈال دیا ہے۔

[۲] ایک ایسی بات پر جمع ہو جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مساوی ہے۔

(حیات طیبہ یعنی حضرت مولانا شہید دہلوی کی سوانح عمری۔ مفصل حالات۔ قیمت ...)

خطبہ رمضان المبارک

ناظرین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خطبہ جو مشکوٰۃ میں پایا جاتا ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ماہ شعبان کی آخری تاریخ کو بیان فرمایا تھا چونکہ ناظرین اہلحدیث کو ہر سال سنایا جاتا ہے چنانچہ اس سال بھی حسب معمول سابق درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اس پر کما حقہ عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (مدیر)

عن سلمان الفارسی قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اٰخر یوم من شعبان فقال یا ایّھا الناس قد اظلکم شھر عظیم شھر مبارک شھر فیہ لیلۃ خیر من الف شھر جعل اللہ صیامہ فریضۃ وقیام لیلہ تطوعًا من تقرب فیہ بخصلۃ من الخیر کان کمن ادّی فریضۃ فیما سواہ ومن ادّی فریضۃ فیہ کان کمن ادّی سبعین فریضۃ فیما سواہ وھو شھر الصبر والصبر ثوابہ الجنۃ وشھر المواساۃ وشھر یزاد فیہ رزق المؤمن من فطر فیہ صائمًا کان لہ مغفرۃ لذنوبہ وعتق رقبتہ من النار وکان لہ مثل اجرہ من غیر ان ینقص من اجرہ شیء قلنا یا رسول اللہ لیس کلنا نجد ما یفطر بہ الصائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی اللہ ھذا الثواب من فطر صائمًا علی مذقۃ لبن او تمرۃ او شربۃ من ماء ومن اشبع صائمًا سقاہ اللہ من حوضی شربۃ لا یظمأ حتی یدخل الجنۃ وھو شھر اولہ رحمۃ واوسطہ مغفرۃ واٰخرہ عتق من النار ومن خفف عن مملوکہ فیہ غفر اللہ لہ واعتقہ من النار۔ (مشکوٰۃ)

(ترجمہ) یعنی سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ماہ شعبان کی آخری تاریخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک خطبہ سنایا۔ فرمایا اے لوگو! تم پر ایک بہت ہی عظیم الشان بابرکت مہینہ آیا ہے وہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں کی راتوں سے بھی افضل ہے۔ خدا نے اس مہینے میں روزے رکھنے فرض کئے ہیں اور رات کا قیام کرنا نفل قرار دیا ہے۔ جو کوئی اس مہینہ میں نفلی نیکی کا کام کرے وہ ایسا ہوگا کہ اس نے اور دنوں میں گویا فرض ادا کیا اور جو اس مہینہ میں فریضہ ادا کرے وہ ایسا ہوگا کہ اور دنوں میں گویا اس نے ستر فریضے ادا کئے۔ ماہ رمضان صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ وہ باہمی سلوک اور مروت کا مہینہ ہے وہ ایسا مہینہ ہے کہ مومن کا رزق اس میں بڑھ جاتا ہے (یعنی روزہ دار اس دنیا میں خوب کھاتا ہے اور قیامت کے روز بھی اس کی برکت سے خوب نعمتیں پائے گا) جو کوئی اس مہینہ میں روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اسکے گناہوں کی بخشش ہوگی اور آگ سے نجات ملیگی اور اس کو روزہ دار جتنا ثواب ملیگا۔ یہ نہیں کہ روزہ دار کے ثواب سے کچھ کم ہو جائے گا۔ ہم (صحابہ) نے عرض کی حضور! ہم میں ہر ایک مقدرت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کی افطاری کرائے۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس کو بھی دیگا جو روزہ دار کو دودھ کی تھوڑی سی لسی یا پانی پلا دے (کیونکہ خدا کے ہاں نیت کا اجر ہے) جو کوئی روزہ دار کو تھوڑا شربت پلائے یا پیٹ بھر کر کھانا کھلائے خدا [illegible] ماہ رمضان ایسا ہے کہ جس کا شروع حصہ رحمت ہے درمیانی حصہ بخشش ہے اور آخری حصہ جہنم سے آزادی ہے۔ جو کوئی اس مہینہ میں اپنے ملازم کے کام میں تخفیف کرے یعنی معمول سے کم کام لے خدا اس کو بخش دیگا اور اس کو جہنم کے عذاب سے نجات دیگا۔

قادیانی مشن

مرزا صاحب کے دعوے کا ثبوت

مرزا صاحب نے اپنے دعاوی کے ثبوت میں جو دلائل خود دیئے یا ان کے اتباع نے لکھے ہیں ان کی بابت ہمارا پختہ یقین ہے کہ وہ اپنی قوت اور طرز استدلال میں اس دلیل سے زیادہ قوی ہیں جو کسی فلاسفر نے زمین کی گولائی پر دی تھی کہ

چاول سفید ہیں لہذا زمین گول ہے

دکھا تو اتباع مرزا کی طرف سے جو دلائل مرزا صاحب کی صداقت پر دیئے جاتے ہیں وہ استدلالی حیثیت سے مذکورہ دلیل سے زیادہ قوت رکھتے ہیں۔ منجملہ ان کے ایک زبردست دلیل ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ اخبار پیغام صلح نے یورپ میں مرزا صاحب کی کتب کی اشاعت کو ان کی صداقت کی دلیل کے رنگ میں پیش کیا ہے۔ چنانچہ اس نے مضمون کا عنوان یوں رکھا ہے۔

مشرق میں عیسائیت کا حشر

اس عنوان کے ماتحت پیغام لکھتا ہے۔

عیسائیت اپنے تمام ساز و سامان کے ساتھ آراستہ ہو کر اسلامی ممالک پر حملہ آور ہوئی اور مسلمانوں نے انہیں عیسائی بنانا چاہا [illegible]

بالمقابل اسلام [illegible] تبلیغی اور

علمی میدان میں [illegible] کے دانت
کھٹے کر دینے والی تحریک احمدیت
ہے۔ جس تحریک کے بانی کو خداوند تعالیٰ
نے محض اشاعت اسلام اور اسلامی مدارس
کے تحفظ کے لئے مامور فرمایا۔
حضرت مسیح موعود مرزا صاحب نے ایک ایسا
لٹریچر پیدا کیا اور ایسے علم کلام کو پیدا کیا
جس نے عیسائی دنیا میں ایک ہلچل پیدا کر دی
چنانچہ بعد میں ان کی ایک مجاہد جماعت نے
اس لٹریچر کو دنیا میں نشر کیا اور آپ کے ارشاد
کے مطابق قرآن مجید کے تراجم اور تفسیروں کو
دنیا کے کناروں تک پھیلایا۔ پچیس سال کے
قلیل عرصہ میں مشن یورپ میں قائم کئے
تین یورپین زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ کر دیا
اور پچاس ہزار کے قریب کاپی ان تراجم کی
دنیا میں پھیلائی۔ پچاس ہزار سے اوپر رسائل
مختلف زبانوں میں چھپا دیئے۔ یہ اسی
علم الکلام اور مامور من اللہ کی للکار کا نتیجہ تھا
کہ عیسائیت کا بڑھتا ہوا سیلاب رک گیا
اور عیسائی مشنوں کی ترقی، ترقی معکوس ہو گئی۔"
(پیغام صلح لاہور صفحہ [illegible] ۳۰ ستمبر ۴۳ء)

اہلحدیث پیغام نے اس سے پیشتر بارہا اس
دلیل کا ذکر کیا ہے۔ اُسے معلوم ہونا چاہئے کہ
جس عیسائی قوم کو مغلوب اور فنا کرنے کے لئے
مرزا صاحب مسیح موعود بن کر آئے تھے اس قوم کی
تبلیغی اشاعت و ترقی ایسی نمایاں ہے کہ خود پیغام
اس کو بارہا شائع کر چکا ہے۔ آج ہم پیغام سے
ایک حوالہ نقل کرتے ہیں۔ پیغام نے اپنی اشاعت
مورخہ ۱۳ ستمبر سنہ ہذا میں (یعنی مذکورہ اقتباس
سے ۱۷ دن پہلے) صفحہ [illegible] پر ایک سرخی لکھی ہے
جس کے الفاظ یہ ہیں:-

"انجیل کی اشاعت ۱۹۳۸ء میں"

اس سرخی کے ماتحت اس نے ایک [illegible]

[illegible] ساری دلیلوں پر پانی [illegible]

اہل پیغام اور اہل قادیان اس کو غور سے پڑھیں
پیغام لکھتا ہے کہ:-
"۱۹۳۸ء میں انجیل کی اشاعت کے متعلق منسلکہ
سبق آموز اعداد و شمار اخبارات میں شائع ہوئے
ہیں [illegible]
"انجیل کی قریباً ایک کروڑ بیس لاکھ جلدیں
۱۹۳۸ء میں فروخت ہوئیں۔ انجیل کے
ترجمے ۳۰ نئی زبانوں میں ہو رہے ہیں۔ ایک
ترجمہ اسکیمو زبان میں بھی ہوا۔ اس وقت
انجیل ۱۰۰۰ سے زائد مختلف زبانوں میں پڑھی
جا سکتی ہے"
کاش مسلمان جن پر قرآن کی اشاعت مذہباً
فرض ہے۔ ان اعداد و شمار پر ذرا ٹھنڈے دل
سے غور کریں۔ ۱۹۳۸ء قریباً تمام یورپین ممالک
نے نہایت اضطراب اور جنگی تیاریوں میں گزارا
امن یورپ کی حالت بار بار مخدوش ہوتی رہی
اور پے در پے ایسے واقعات پیش آتے رہے
جو در اصل موجودہ جنگ کا پیش خیمہ تھے۔
لیکن اس ہنگامہ و مصروفیت میں بھی ملحد و
لامذہب یورپ نے انجیل کی اشاعت میں کوتاہی
نہیں کی۔ صرف اس کے ایک تبلیغی ادارہ نے
قریباً سوا کروڑ نسخے دنیا کے مختلف حصوں میں
لوگوں تک پہنچا دیئے۔ ۹ نئی زبانوں میں انجیل
کا ترجمہ کر ڈالا۔ ان میں ایک وہ زبان بھی شامل
ہے جو قطب شمالی کے دور دراز برفانی علاقوں کے
غیر متمدن بلکہ نیم وحشی باشندوں کی بولی ہے
کیا ان حقائق کی روشنی میں خدا پرست اور پابند
مذہب مسلمان اپنے اندرونہ عمل کا جائزہ لیکر
بتائیں گے کہ اس ایک سال کے عرصہ میں انہوں
نے قرآن کریم کی اشاعت کے لئے کیا کچھ کیا؟"
(پیغام صلح لاہور صفحہ [illegible] ۱۳ ستمبر ۴۳ء)

احمدی ممبرو! اپنے ہاتھ رکھ کر ٹھنڈے دل سے
غور کرو کہ جس قوم کی نشر و اشاعت اس حد تک پہنچی
گزرے ہیں جو مذکورہ اقتباس میں تم پڑھ چکے ہو۔ اس
کو مدنظر رکھتے ہوئے تم کیا سمجھتے ہو کہ وہ تمہارے مسیح کے
ہاتھ سے قتل ہو چکی ہے۔ ہندوستان کے بت خانے
بدستور آباد بلکہ ترقی پذیر ہیں۔ بزرگان اسلام کے
مزارات پرستش کئے جاتے ہیں۔ اشاعت عیسائیت
کی یہ کیفیت ہے جو تم خود شائع کر چکے ہو۔ ان سب
واقعات کو ملاحظہ کرکے مرزا صاحب کے کلام
ہدایت التیام کو خوب سنئے!
کیا خوب فرماتے ہیں کہ:-
"میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں
کھڑا ہوا ہوں یہی ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے
ستون کو توڑ دوں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ
نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی
ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں"
(اخبار بدر قادیان ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)
اور صفحہ [illegible] پر فرماتے ہیں:-
"میں عیسائیوں کی کسر صلیب کے لئے آیا ہوں
اور اس لئے کہ ان کا مصنوعی خدا نظر
نہ آئے دنیا اس کو بھول جائے"
(اخبار الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء)

ناظرین! ان حواریان مسیح موعود سے پوچھئے کہ
عیسائیوں کے مصنوعی خدا (مسیح) کی الوہیت کی آواز
دنیا میں ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہے تو عیسائی قوم
ہندوستان میں دن بدن کیوں ترقی کر رہی ہے اور
انجیل کی نشر و اشاعت لاکھوں سے متجاوز کیوں ہو رہی
ہے۔ اگر عیسائیوں کے معبود (مسیح) کا نام زندہ ہے
تو کیا مرزا صاحب کے دعوے کے ثبوت میں وہ دلیل
مذکورہ جاہلوں کی سیندھی والی دلیل سے زیادہ قوت
رکھتی ہے۔

لاہوری اور قادیانی ممبرو! اپنے نفسوں کے
ساتھ ہی خلق خدا کو کب تک دھوکے میں رکھو گے
سنو اور گوش ہوش سے سنو!
[illegible]
[illegible]

پبلوی مشن

مسلمانوں کی مذہبی حالت

(از مولوی عبدالرحیم صاحب جامعہ محل حسن بہاولپور)

مسلمان لوگ اسلامی رسومات کوسوں دور جا پڑے ہیں۔ بہت جاہلانہ رسمیں ان میں جاری ہوگئی ہیں۔ جنہیں خوشی سے منایا جا رہا ہے۔ ان رسموں کی ترویج اکثر جاہل عورتوں کے ذریعہ ہو رہی ہے ہر موقعہ پر کوئی نہ کوئی رسم ایجاد کر لی جاتی ہے۔ ایک کو دیکھ کر دوسرے مسلمان بھی خواہ مخواہ کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں کیونکہ عورتیں اون کا ناک کاٹتی ہیں کہ کیا ہم فلاں سے کم شان و شوکت رکھتے ہیں۔ کیا ہماری عزت و وقار و وجاہت ان سے کم ہے۔ مرد بے چارے عورتوں کے دام تزویر میں پھنس کر دنیا و آخرت کا خسارہ برداشت کرتے ہیں۔ جو کبھی محسوس بھی نہیں ہوتا۔ سچ ہے

کہ ہر چہ از دوست میرسد نیکوست [?]

حکم جدید جی قبل از حکم خداست

اب تک تو یہ رسومات کے رہنے والے جاہل لوگوں کا افسوس کہنا رہے کہ ان کی عزت اموال وغیرہ نافرمانی شرعی اور فضول رسموں کی نذر ہو رہا ہے اگرچہ ان لوگوں کے سمجھانے کی علماء کرام ان تھک کوشش کرتے رہے ہیں مگر عقیدت کے محبوس شدہ لوگوں کو منانا [illegible] اللہ تعالیٰ جل و علیٰ شانہٗ کی ذات والا صفات کا کام ہے۔ بے چارے مولویوں کو یہ جواب دیا جاتا رہا ہے کہ یہ رسمیں ان کے باپ دادا [illegible] آئے ہیں کیا اوس وقت علم مولوی موجود نہ تھے [illegible] ہم نے مولوی [illegible] ہیں۔ ایک قسم کے علماء [illegible] ہیں [illegible] ہم کو بلند رکھنا چاہتے

[illegible] ہیں۔ انہیں اسلام سے [illegible]

سے پھیرنا چاہتے ہیں۔ چونکہ ایسے علما کو ان جاہلوں سے علمے مانڈے کی امید اور شکم پروری کا خیال رہتا ہے۔ اگر یہ لوگ فضول رسموں سے باز رہ گئے تو ہم لوگ کہاں سے پلیں گے۔ اس مضمون کی تائید کر کے اپنا الو سیدھا کر رہے ہیں۔ اب ان لوگوں کے راہ راست پر لانے سے نا امید ہو کر علمائے اہل حق صرف مسجدوں میں بیٹھے ہیں کہ اب کیا ہوتا ہے جبکہ ہماری سنتا کوئی نہیں۔ ان کے پاس سوائے چند دوستوں کے کوئی شخص نہیں آتا۔ ہمیں خوشی تھی کہ پنجاب میں ان فضول رسموں کا وجود بھی نہ ہوگا۔ کیونکہ وہاں اہل حق علماء و فضلاء کی کثرت ہے خاصکر امرتسر میں تو بالکل ان واہیات رسموں کا عدم ہی ہوگا۔ کیونکہ اس شہر میں علاوہ اور علمائے اسلام کے حضرت مولانا ثناء اللہ مدظلہ العالی کا وجود مسعود موجود ہے۔ نیز اخبار گوہر بار اہلحدیث بڑے آب و تاب سے شائع ہو رہا ہے جس کے باعث شرک و بدعت کی موذی بیماری کا اثر بالکل نہ ہوگا۔ ہماری حیرت کی حد نہیں رہی۔ جبکہ آج ہم نے رسالہ عصمت دہلی فروری ۱۹۳۵ء میں ایک امرتسری محترمہ صاحبہ کا مضمون پڑھا۔ محترمہ موصوفہ اپنے مضمون کا نام (خواتین امرتسر کی معاشرتی حالت) رکھا ہے اور اس مضمون میں بالتفصیل سے کام لیا ہے۔ پہلے شہر کی حیثیت۔ زبان۔ لباس۔ سنگھار۔ تعلیم۔ مذہب اور عقیدہ۔ شادی بیاہ اور دیگر رسوم۔ غرضیکہ تمام پہلوؤں پر غور کر کے روشنی ڈالی ہے۔ پہلے لکھا ہے کہ

امرتسر پنجاب میں بڑے درجہ کا شہر ہے

[illegible] پنجاب کا [illegible] اسلامی [illegible]

[illegible]

[illegible] کا [illegible] ہے۔ [illegible] باوجود اس [illegible] سلطنت [illegible] میں ہندو [illegible] و رواج [illegible] کی وجہ سے اس [illegible] مسلمانوں [illegible] تھی۔ اور [illegible] کا [illegible] ہے [illegible]

تعلیم اور جہالت [illegible] عقیدہ [illegible] مذہبی [illegible] نہایت اہتمام سے منائے جاتے ہیں۔ میلاد شریف کی محفلیں [illegible] ہوتی ہیں عورتوں کی محفلوں میں [illegible] خوانی کرتی ہیں۔ گیارھویں شریف کی [illegible] جاتی ہے شب برات [illegible] حلوہ [illegible] جاتی ہے [illegible] محرم میں [illegible] پکا کر بانٹی جاتی ہے [illegible] مجلس ہوتی ہے۔ بعض [illegible] پڑھتے ہیں [illegible] دیکھنے کا بہت شوق ہے [illegible] کی [illegible] جاتی ہیں قبر پرستی پیروں فقیروں کا [illegible] چڑھایا جانا [illegible] ماننا عام ہے۔ تعویذ گنڈے [illegible] جادو ٹونے ٹوٹکے [illegible] بھوت [illegible] ہیں۔ [illegible] کا [illegible] صورت [illegible] کیا جاتا ہے [illegible] گھر سے نکل جاتی ہیں۔ کھانے پینے کی [illegible] جاتی ہیں [illegible] وہاں [illegible] رہتی ہیں۔ گویا قبرستانوں میں جا کر [illegible] مناتی ہیں۔ [illegible]

[illegible] موضوع شادی بیاہ اور دیگر [illegible] فضولیات [illegible]

لڑکے کی پیدائش پر [illegible] میراثیوں کو انعام دیا جاتا ہے [illegible]

[illegible] ؟ [illegible]

[illegible] نہیں [illegible]

[illegible] ہے

شادی کی بات خط و کتابت کے ذریعہ طے پاتی ہے۔ رشتہ منظور ہونے کی صورت میں مصری بانٹنے کی رسم ادا ہوتی ہے۔ شادی میں لین دین کا رواج عام ہے۔ کافی جہیز کا ذکر ہوتا ہے۔ برات کے ہمراہ باجا ہوتا ہے۔ جہیز حیثیت سے اضافہ کرتا جاتا ہے۔ کپڑے اور زیورات کے علاوہ لڑکے والے نقدی یا جائداد کے وصول کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ دلہن کو کپڑوں اور زیوروں سے سجایا جاتا ہے۔ بالوں اور چہرے پر افشاں چھڑکی جاتی ہے۔ نکاح کے بعد دولہا کو رسموں کے لئے اندر بلایا جاتا ہے۔

عورتیں لپے چادر ستار سے دلہن کی نگرانی جاتی ہے۔ دولہا کھسکنے کی کوشش کرتا ہے مگر دلہن کی سہیلیاں اور بہنیں جو پاس بیٹھی ہوتی ہیں بار بار اٹھنے سے منع بیٹھنے کی تاکید کرتی ہیں۔ اس کشمکش میں بے چارے دلہن کے ہاتھ رکھے گئے ہیں۔ مگر سہیلیوں اور بہنوں کے آگے اس کی کوئی پیش نہیں چلتی۔ دوسری رسم کانٹا کھولنا ہے۔ شادی سے ایک روز پیشتر سہیلیاں دلہن کی کلائی پر رنگین دھاگہ باندھ دیتی ہیں۔ اس کی گرہوں کو گوند لگا کر خوب مضبوط کر دیا جاتا ہے اور نیچے کئی گانٹھیں باندھ دی جاتی ہیں۔ اب دولہا کو ان گانٹھوں کے کھولنے کو کہا جاتا ہے۔ وہ غریب انسانی شکل سے ایک آدھ گانٹھ کھولتا ہے۔ زیادہ دیر

[illegible] کی اس کے نیز نام کہ کر ظاہر ہو۔ [illegible] آخر حاکم کو حاکم کا سلام کرنا ضروری ہے۔ [illegible] طاقت دیکھنے کو [illegible] شادی جیسا [illegible] اسی طرح [illegible] شادی کو [illegible] ان مشکلوں کے بعد منزل مقصود حاصل ہوتی ہے۔ [illegible]

[illegible] کی عادی ہیں [illegible] کہ قبرستان [illegible] ختم ہوتی جا رہی ہیں (مشاہدہ)

خاتون موصوفہ تحریت [illegible] چالیس روز تک [illegible] چالیس دن متوفی کا کھانا مسجد بھیجا جاتا ہے۔ چالیسویں کے دن بڑے اہتمام سے پُرتکلف کھانا پکتا ہے۔ صف ماتم چالیس روز تک بچھی رہتی ہے۔ عورتیں ہر منگل اور ہر جمعہ کو قبرستان کو جاتی ہیں۔ کشمیری گھرانوں میں پرسے آنے والی عورتوں کو چائے کچھ یا کھانا کھلانا ضروری ہے اگر ایسا نہ کیا جاوے تو ناک کٹ جاتی ہے۔ مگر پنجابی خواتین اس رسم کو معیوب سمجھتی ہیں۔ اور کھانا یا چائے کے وقت گھروں کو واپس

[illegible] ہیں [illegible] پنجابیوں میں ہی ہے۔ البتہ وہاں اتنی برکت ہے کہ یہ فضول رسمیں کم ہوتی جاتی ہیں۔ خدا کرے پنجاب و کشمیر تمام ہندوستان کے خواتین اور تعلیم یافتہ بہنیں اور مسلمان سنت نبوی پر چل کر خدا تبارک و تعالیٰ کی خوشنودی اور دنیا و آخرت کی بہبودی حاصل کریں۔ آمین!

(راقمہ محمد عبدالرحیم سیالکوٹ پورشٹ)

اہلحدیث یہ سب جماعت اہل حدیث کے ذمہ دار افراد کی سستی اور غفلت کا نتیجہ ہے۔ اگر متفق ہو کر رسوم کی بیخ کنی پر متوجہ ہوتے تو ان کا نام مٹ جاتا۔ تفصیل کے لئے ابتدائی مضمون مکرر پڑھ لیا فرمائیے۔

مسئلہ نوم اور وضو

(از قلم مولوی ابوطیب عبدالصمد صاحب حسین آبادی)

معزز جریدہ اہلحدیث مورخہ ۳ جمادی الثانی سنہ رواں میں جناب مولوی عبدالرؤف صاحب نے عنوان مذکورہ کے تحت ایک مبسوط اور طویل بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

"خواہ وہ آلی ابتدائی نیند اور وہ ابتدائی نیند جس میں آدمی کو نماز کے لئے جگانا پڑے ناقض وضو سے نہیں ہے۔" (اہلحدیث مذکور صفحہ ۸)

بحث اچھی ہے لیکن اگر مولوی صاحب احادیث ذیل کو ذکر کرکے تعارض و اختلاف بین الاحادیث والآثار میں توفیق و تطبیق جمع بیان کر دیتے ہوتے تو نہایت اچھا ہوتا۔ وہ احادیث یہ ہیں:۔

(۱) عن معاویۃ بن ابی سفیان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما العینان وکاء السہ فاذا نامت العینان استطلق الوکاء۔ [illegible] معاویہ بن ابی سفیان [illegible] سے

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آنکھیں شرمگاہ (دُبر) کی بندھک ہیں۔ پس جب آنکھیں سو جاتی ہیں تو بندھک (بندش) اٹھ جاتی ہے۔

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکاء السہ العینان فمن نام فلیتوضأ۔ رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آنکھیں شرمگاہ کے بند رکھنے کا ذریعہ ہیں۔ پس جو شخص سو جائے اس کو چاہئے کہ وضو کرے۔

(۳) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الوضوء علی من نام مضطجعا فانہ اذا اضطجع استرخت مفاصلہ۔ رواہ الترمذی [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

[illegible] شاباش [illegible]

[illegible]

ahmadimuslim.de

[illegible] علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو کرنا اس شخص پر [illegible] ہے جو لیٹ کر سو جائے جیسے کیونکہ جب لیٹ کر سوتا ہے تو اس کے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ (اس صورت میں ہوا نکل جانے کا قوی احتمال ہوتا ہے)

حضرت معاویہ اور علی کی روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نوم ثقیل جو طویل و کثیر و خفیف ہو یا ثقیل ناقض وضو ہے۔ لیکن ابن عباس کی حدیث مذکورہ ہے اور اسی طرح انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے (جس میں وارد ہوا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نماز عشاء کا انتظار کیا کرتے تھے یہاں تک کہ ان کے سر جھک جاتے تھے (غلبہ نیند سے) پھر وہ بغیر وضو کئے نماز پڑھتے تھے) ثابت ہوا کہ بیٹھے بیٹھے سو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا پس ان حدیثوں سے ان مطلق روایتوں کو مقید کر دیا جائیگا۔ باقی عبداللہ بن مبارک کا فتویٰ عدم انتقاض وضو بمقابلہ حدیث کے لاشے ہے اور اسی طرح جس روایت میں "بنامون" آیا ہے اس نوم کی توضیح و تبیین دوسری روایت سے ہو جاتی ہے کہ وہ بحالت انتظار جلوس کی ہیئت میں ہوتا تھا جملہ حتی تخفق رؤسھم" اس معا کا صاف اظہار کر رہا ہے۔ اسکے ساتھ یہ بھی واضح ہو کہ غنودگی اور غلبہ نیند کی حالت میں نماز پڑھنے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اور جب آدمی ذرا دیر ادھوری نیند سوکر اٹھے اور بلاوضو کئے ہوئے نماز کے لئے کھڑا ہو جائے تو اس پر نیند کا غلبہ ہوگا اور پتہ نہیں چلیگا کہ وہ کیا پڑھتا ہے کیا نہیں۔ پس اغلب ہے کہ مفکور لے اور [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز تہجد پڑھنے کے بعد استراحت فرمایا اور آپ سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لیا پھر اٹھے اور نماز شروع کی۔ حضرت عائشہ نے دریافت کیا کہ حضور آپ سو جاتے [illegible] اس پر آپ نے [illegible] قلب بیدار [illegible] [illegible] [illegible]

کیونکہ [illegible] ناقض وضو ہونے [illegible] نواقض کہ سونے سے وضو نہیں [illegible] بیہقی نے روایت کیا ہے کہ جس کا [illegible] اسپر وضو ہے۔ کذا ذکرہ فی شرح النجاحہ تحجمۃ ابن ماجہ۔

یہ بھی مسلم ہے کہ نیند خفیف فی ذاتہ ناقض وضو نہیں ہے۔ لیکن نوم ثقیل و نوم کثیر بحد خوابیدگی حالت میں عقل زائل ہو جاتی ہے اور اس حالت میں خروج ریح کا گمان غالب ہے۔ اور اسی طرح نوم خفیف و قلیل بھی۔ لہذا اس کو ناقض وضو قرار دیا گیا ہے مگر اسی صورت میں جبکہ لیٹ کر ہو جیسا کہ حدیث نمبر تین

[illegible] ہونے کا ذکر ہے وہ طلب اور سنت رسول سے [illegible] نماز کا لعلم ہے۔ علاوہ ازیں یہ قول بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی حدیث ان الوضوء علی من نام مضطجعا کا معارض نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ایسی تاویل بھی کی جا سکتی ہے۔ فاصل مجیب کے بعد وضو کرنا ضروری ہے اگرچہ مختصر ہی کیوں نہ ہو ابن حدیث کی رو سے۔ جب اس کا جواب مولوی صاحب یا دیگر اہل علم تحریر فرمائیں گے۔ اس وقت مفصل عرض کیا جائیگا۔

هذا ما عندي والله تعالى أعلم

اہل حدیث بھائیو ــــ بیدار ہوجاؤ

(بقلم منشی عبدالعزیز صاحب اہل حدیث آرگوٹلی لباران معزبی)

کانفرنس اہل حدیث اور جماعتی نظام کو مستحکم کرنے کی جس قدر تجاویز اخبار گوہر بار "اہلحدیث" میں لکھی گئی یا شائع ہو رہی ہیں اپنے اپنے خیال اور فہم کے مطابق صحیح ہیں۔ ہمارے درد مند احباب واقعی ہمت و استقلال سے اس جماعتی جمود کو دور کرنے اور علاج صحیح کرنے کی کوشش میں ہیں۔ خدا تعالیٰ وہ دن لائے کہ یہ بکھرے ہوئے دانے ایک ہی سلک میں منسلک ہو جائیں۔ واللہ! میں ابھی تک محو حیرت ہوں کہ یا اللہ ہماری حالت اس قدر کیوں دگرگوں ہے کس لئے تساہل، سستی، کمزوری، جمود، بے حسی، بے حوصلگی پیدا ہو رہی ہے۔ اس کا جواب اپنے دل ہی سے خود ملتا ہے کہ جس طرح جسمانی بیماریوں کے لئے مریض کو دوائی دینے سے پہلے مرض کی شناخت، پہچان اور تشخیص کرنی ضروری ہے اور لازمی چیز ہے۔ بعینہ آج ہم جماعتی انتشار و فساد کو دور کرنے کے لئے بیماری کی تشخیص کرنی [illegible] جب تک مرض [illegible] نہ پہچانیں گے [illegible] [illegible] ہمارے بعض [illegible]

ہٹ دھرمی میں پتھر سے بھی زیادہ سخت واقع ہوئے ہیں کہ زمین و آسمان ٹل جائیں لیکن ان کی غلط بات نہ ٹلنے پائے۔ جب تک اخوان جماعت اپس میں اتفاق و محبت، سلوک، ہمدردی، صبر و استقلال، حلم، بردباری، وقت شناسی اپنے اندر پیدا نہ کرلیں گے رجال منتظم کے سانچہ میں نہ ڈھل جائیں گے تب تک یہ مرض افتراق کی عدم جمعیت ناممکن اور محال ہے جب میں اخبار اہلحدیث میں کانفرنس کی مالی حالت کے کمزور ہونے کا پڑھتا ہوں تو پھر یہ مطالبہ کہ ہر اہل حدیث ہر تسنے سالانہ چندہ کانفرنس کو دینا لازمی ہے [illegible] جماعت اہل حدیث سے اس حقیر رقم کا مطالبہ [illegible] اور خصوصاً [illegible] کا [illegible] کی بات ہے کہ جماعت اہل حدیث سے [illegible] داخل ترقی [illegible] ہے۔ لے دیکر اب صرف سر سالانہ چندہ کا مطالبہ باقی ہے [illegible] حضرت صدیق اکبر کی [illegible] [illegible]

[illegible] دیکھنے والے بیچارے [illegible] کہ جب [illegible] قربانی کے [illegible] دیکھنے والے ایسی اس [illegible] ہے [illegible] دھیدار [illegible] حدیث ہیں اور جب مالی بدنی قربانی کرنے کا موقع پیش آئے عمل کی ضرورت پڑ جائے تو ہمیں خدا کے دین کی ترقی و اشاعت کا ذرہ بھر بھی خیال باقی نہ رہے۔ لیکن ہمارے دولتمند احباب ایک آنہ فی روپیہ تو درکنار فی صد ایک آنہ دینا بھی گوارا نہیں کر سکتے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ دلی ہمدردی، مذہبی حمایت، احساس قلبی جوش اور محبت نہیں ورنہ کونسا امر مشکل ہے جو قوم کی ذرہ سی

[illegible] اس طرف [illegible] چندہ [illegible] تب تک [illegible] ہے [illegible] کی [illegible] مجھے بھی جناب اسلم خان صاحب کی تجویز سہ سالانہ چندہ کی تائید کرنی پڑتی ہے۔ تاکہ فی الحال تو ہمیں بیداری، ملی قوت احساس اور مالی قربانی کرنے کا ملکہ پیدا ہو جائے۔

کاش کہ ہمارے دولتمند احباب اور نوجوان دوست اس کار خیر میں دل کھول کر حصہ لیں۔ او مسلمان تیری غیرت کا تقاضا ہے کہ پھر بیدار ہو۔ خدا تعالیٰ عمل کی توفیق بخشے۔

[illegible] بیس بلکہ [illegible] ختنہ [illegible] زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] تو ہم دعوت ختنہ میں بجانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ [وسلم] بلوائے جاتے تھے نہ ہم جاتے تھے۔ پس یہ حدیث موضوع ہوتی [illegible] اس سے اثر کو قابل کرنے کے درپے ہو جانا انصاف کے یکسر خلاف ہے یہ فرمانا کہ صحابی کا یہ انکار ختان جاریہ (لڑکی) کی دعوت پر ہے [illegible] اس سے لڑکے کے ختنے کی دعوت کا جواز کیسے ثابت ہو جائیگا؟ جبکہ صحابی نے الفاظ یہ ہیں "ما کنا ناتی الختان علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا ندعی لہ (مسند احمد)" یعنی ختنہ کی دعوت میں زمانہ رسالت پناہ میں نہ ہم جاتے تھے نہ ہم بلوائے جاتے تھے۔ پس وہ علی الاطلاق دعوت ختنہ کی نفی کر رہے ہیں۔ نہ ایک دعوت کی نفی اور دوسری کا اثبات کرتے ہوں۔ پس عبرت عموم لفظ کی ہوتی نہ کہ واقعہ خاصہ کی جبکہ بقول صحابی رضی اللہ عنہ زمانہ نبوی میں نہ تو ختنہ کی دعوت ہوتی تھی نہ اس کے لئے لوگوں کو جمع کیا جاتا تھا نہ کوئی جاتا تھا۔ پھر اسے لڑکی کے ختنے کے ساتھ مخصوص و مختص کر دینا بھی انصاف کے یکسر خلاف ہے فاضل مضمون نگار صاحب نے یہ لکھ دیا ہے؟ کہ یہ دعوت ختان جاریہ تھی۔ جواباً عرض ہے کہ اسی روایت میں کوئی لفظ ایسا نہیں۔ جو مضمون نگار صاحب کی اس بات کی دلیل بن سکے کہ دلیل انکار صرف لڑکی کے ختنے کی دعوت کے ساتھ مخصوص ہے۔ بلکہ لفظ ختان ہے۔ جس کا معنی ختنہ کے ہیں۔ جو زیادہ سے زیادہ شامل ہے عورت مردوں کے ختنے کو۔ تا میں عورتوں کے ختنے کے لئے [illegible] لفظ [illegible] مخصوص [illegible] [illegible] [illegible]

دعوت ختنہ

اہلحدیث ۱۰ ستمبر میں ایک مضمون مولانا محمد ابو القاسم بنارسی کا درج ہو چکا ہے جو اخبار محمدی دہلی کے جواب میں تھا۔ جس میں محمدی کی دلیل کو ایک صحابی کا قول بتایا اور اس کے ساتھ ہی اس تحقیق کی تفتیش جاریہ (لڑکی کا ختنہ) سے تشریح کی۔ موصوف کا مطلب یہ تھا کہ جس صحابی نے کہا ہے کہ ہم ختنے کی دعوت میں نہیں آتے تھے اس سے مراد لڑکی کا ختنہ ہے۔

خاکسار مدیر محمدی نے اس کا جواب اہلحدیث میں درج کرنے کے لئے بھیجا ہے [illegible] خواستہ کرتا ہی [illegible] مضمون ملاحظہ کر [illegible] الفاظ [illegible] [illegible] (مدیر اہلحدیث) [illegible] جیسا کہ [illegible] [illegible] ختنے [illegible] [illegible] [illegible] کی وجہ سے لوگوں کے بچے

بڑے ہو جاتے ہیں۔ لیکن وہ ختنہ نہیں کرا سکتے۔ لڑکے لڑکپن سے گزر جاتے ہیں۔ لیکن ختنہ نصیب نہیں ہوتا۔ بہت سے اسی حالت میں مر بھی جاتے ہیں۔ ختنہ کے وقت لوگوں کا اجتماع۔ پھر نائی کا کٹوری لے کر پھرنا۔ پھر ایک لمبی چوڑی دعوت وغیرہ۔ یہاں تک کہ اس کے لئے بھی لفظ شادی کا بنا لیا گیا۔ اور مثل شادی کے اسے سنت شادی کے نام سے انجام دیا جانے لگا۔ آج یہاں تک حالت پہنچ گئی کہ جب تک اوسط درجے کے انسان کے ہاتھ میں کم از کم دو صد روپیہ موجود نہ ہو وہ اپنے لڑکے کی ختنہ نہیں کرا سکتا۔ اس کے سوا جو اور رسمیں جاری ہیں۔ مثلاً سنت شادی کے موقعہ پر گھوڑی چڑھانا۔ دولہا بنانا۔ شہر میں پھرنا۔ پھر قبروں پر جا کر منت چڑھانا وغیرہ شرک و کفر تک نوبت پہنچ گئی ہے۔ چونکہ ان [illegible] جماعت اہلحدیث خود ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

بلاکر کے یہ بدعتی لکھتے ہیں۔ بدیں حدیث میں بھی لفظ ختان ہے جو بطور فعل ہے۔ لڑکوں کے ختنے کے لئے ہے۔ لڑکیوں کے ختنے کے لئے۔ ادب المفرد جس کا آپ نے حوالہ دیا ہے اس میں بھی باب کے الفاظ یہ ہیں۔ باب خفض المرأۃ۔ اس سے پہلے باب الختان بالمغتسل ہے۔ لڑکی کے ختنے کے متعلق جو دعوت آپ کو دی گئی وہ واقعہ اور ہے۔

اُس روایت میں آپ کے الفاظ یہ ہیں۔ ما کنا نأتی علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ دوسری روایت کے الفاظ ہیں۔ ما کنا نأتی الختان الخ۔

پس دو کو ایک کر دینا کہاں کا انصاف ہے؟

ان دو کو جو ظاہر کرنے والے جہاں حضرت عثمانؓ کے یہ دو قسم کے الگ الگ الفاظ ہیں، وہاں یہ چیز بھی ہے کہ پہلی روایت میں تو ہے کہ مجرد دعوت پہنچنے سے آپ نے انکار کیا۔ دعی ... فابی اور اس روایت میں ہے کہ آپ بلوائے گئے پھر آپ سے کہا گیا۔ ھل تدری ما ھذا ھذا ختان جاریۃ۔ آپ کو معلوم بھی ہے؟ کہ یہ کیا ہے؟ یہ لڑکی کا ختنہ ہے پس ظاہر ہے کہ یہ واقعہ اور ہے وہ اور دونوں میں حضرت عثمانؓ کے الفاظ بھی اور ہیں۔

اس دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ فابی ان یاکل۔ آپ نے اس دعوت کے کھانے سے انکار کر دیا۔ سیاق سباق روائی عبارت اور قرائن الفاظ بتا رہے ہیں کہ پہلی روایت میں تو ہے کہ دعوت آپ نے قبول ہی نہیں کی۔ اور اسے بدعت بتا گئے ہیں۔ دوسری روایت کے الفاظ بتلا رہے ہیں کہ آپ پہنچ گئے تھے۔ پھر آپ کو معلوم کرا دیا گیا کہ یہ دعوت ایسی ہے۔ تب آپ نے اسے بھی بدعت بتایا اور اس گھر کا اس دعوت کا کھانا کھانے سے انکار کیا [illegible] دعوت کا انکار ہے ایک میں کھانا کھانے کا انکار ہے۔ پس ظاہر وہ ایک [illegible] کو ایک کرنا [illegible] ہے۔

حضرت عثمانؓ بن ابی العاص بہت تھوڑے دنوں میں بہت تھوڑے دنوں رہے ہیں۔ اے جناب! کیا تھوڑے دنوں رہنے والے کی خبر کو آپ غلط مانیں گے؟ کیا کسی روایت کی صحت کے لئے کسی صحابیؓ کی خبر کے سچ ہونے کے لئے آپ کے نزدیک کچھ وقت بھی مقرر ہے کہ اتنے سال حضورؐ کی خدمت میں رہا ہو تب تو وہ سچا ورنہ جھوٹا۔ اور ۹ھ میں مسلمان ہوئے تو پھر بھی سوا دو سال تک صحابیت میں رہے۔ اسے پھر تھوڑے دن کہہ کر اُن کا خلاف کرنا اور ان کی خبر کو نہ ماننا اصولِ محدثین کے خلاف ہے۔

مکرمؐ مولانا مجھے کہنے دیجئے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ صرف اپنی نسبت ہی یہ نہیں کہتے بلکہ وہ اس پر صحابہؓ کا اجماع نقل کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ ما کنا نأتی الختان الخ ہم سارے صحابہؓ نہ تو ختنے کی دعوت دیئے جاتے تھے نہ اسمیں شریک ہوتے تھے۔ پس فرض کیجئے کہ راوی رضی اللہ عنہ نے تھوڑے دن حضورؐ کی خدمت میں گزارے لیکن اور صحابہؓ سب تو ایسے نہ تھے وہ اپنی ہی نہیں کہتے کہ نہ میں بلوایا گیا نہ میں گیا۔ بلکہ وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی ایک چیز ایسی بیان کرتے ہیں۔ جس میں تمام صحابہؓ کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔

پھر اس واقعہ میں یہ بھی ہے کہ دعی عثمان بن ابی العاص الی الختان فابی ان یجیب فقیل لہ الخ۔ یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ختنے کی دعوت دی گئی تو آپ نے انکار کر دیا۔ جب ان سے کہا گیا یعنی وجہ انکار دریافت کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ زمانہ نبوت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں نہ ہم صحابہ دعوتِ ختنہ میں جاتے تھے نہ بلوائے جاتے تھے۔ یعنی اب تم نے یہ چیز نئی پیدا کی ہے۔ لہٰذا اس تمہاری بدعت میں ہم شامل نہیں ہوں گے۔

حافظ ابن حجرؒ نے بھی اسے بڑے شد و مد سے نقل کیا ہے۔ عن عثمان بن ابی العاص وھو من مشاھیر الصحابۃ انہ دعی الی ختان فابی ان یجیب۔

الختان لم یکن یدعی لھا یعنی حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بزرگ مشاہیر صحابہ میں سے ہیں ان سے مروی ہے کہ ختنے کی خوشی کی دعوت نہیں دی جاتی تھی یعنی اس کے لئے کھانا پکانا نہیں کیا جاتا تھا۔ پس آپ کا انکار کرنا پھر وضاحت میں اس کا بدعت ہونا ثابت کرنا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اس چیز کا نہ پایا جانا بیان فرمانا۔ اور اس پر تمام صحابہؓ کا عمل بتلانا۔ اور پھر یہ سُن کر بھی آپ کا اسے اثر کہہ کر اس سے قیاس نہ کرنا بلکہ اس کے خلاف فتویٰ دینا کہاں کا انصاف ہے؟

اگر یہ دعوت مسنون ہوتی تو مضمون کی قبولیت واجب ہے۔ پھر صحابہؓ انکار وجوب کے مرتکب کیسے ہوتے؟ حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی اہمیت گھٹانے کے لئے یہ چیز کافی نہیں کہ وہ فوراً طائف کے حاکم بنا کر بھیج دیئے گئے یہ بزرگ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منظور نظر تھے۔ آپ نے انہیں ان کی قوم کا امام بنایا تھا۔ ان کے پاس لوگ کلام اللہ شریف درست کروانے کیلئے آتے تھے۔ اس لئے کہ انہوں نے درخواست کر کے خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم سیکھا تھا۔ ان کی تیمارداری اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خود کیا کرتے تھے۔ ان سے صرف مسند احمد میں بیس حدیثیں مروی ہیں۔ خود حافظ ابن حجرؒ نے بھی آپ سے نقل کیا ہے۔ فتح الباری میں ان کی نسبت لکھتے ہیں۔ ھو من مشاھیر الصحابۃ۔ یہ بزرگ مشاہیر صحابہ میں سے ہیں رضی اللہ عنہم اجمعین۔ پس اتنے بڑے جلیل القدر صحابیؓ کی دی ہوئی ایک خبر کو غیر اہم ثابت کرنے کی کوشش اور ان کے فتوے کا خلاف کچھ اچھی چیز نہیں۔

ہاں یہ چیز بھی کچھ باوقعت نہیں معلوم ہوتی کہ کہا گیا ہے جن کی خاص اخیر [illegible] پھر بعض کے بعد میں لکھا گیا ہے کہ [illegible] دعوت ختنہ کا ثبوت نہیں۔ اور دعوت [illegible]

دعوت ختنہ مسنون ہونے کی دلیل ہے جیسی اصل بیان ہے۔ مگر شاید یہ دعوت ختنہ حضورؐ کے زمانہ میں نہیں تھی ۔ کوئی اصل کا ثبوت ۔ نہ کسی نے دعوت کی نہ کسی نے کھائی ۔

اور غلط تو یہ ہے کہ مولوی مضمون نگار علامہ صاحب بھی باوجود ایک طویل مضمون لکھنے کے دعویٰ میں کامیاب نہیں ہوئے کہ ایک بھی واقعہ زمانہ نبوی میں دعوت ختنہ کا پیش فرماتے ۔

مولانا المکرم آپ دس قسموں کو کیا پیش فرماتے ہیں ؟ بیقینیں سنکالیں تو تسو سے بھی اوپر حساب پہنچا دیا گیا ہے ۔ مولانا ولیمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی ہوتا تھا ۔ حدیثوں میں موجود ہے ۔ صحابہؓ نے کیا ہے حضورؐ نے کیا ۔ دعوتیں دی گئیں کھانا کھایا گیا ۔ جب حضورؐ کے زمانہ میں ولیمے ہوئے ان کا ذکر حدیثوں میں آیا ۔ اگر ختنے کے موقعہ پر بھی دعوتیں ہوتیں اور دعوت ختان مسنون چیز ہوتی تو اسے بھی صحابہ کرتے ۔ خود حضورؐ کرتے ۔ اس کا ذکر بھی حدیثوں میں آتا ۔ حسن حسین رضی اللہ عنہما کے عقیقے کا ذکر ہے ۔ ختنہ کا ذکر بھی حدیثوں میں ہے لیکن ہماری نظر سے تو آج تک ایسی روایت نہیں گزری کہ حضورؐ کے زمانے میں حضورؐ نے یا فلاں صحابی رضی اللہ عنہ نے اپنے بچے کا ختنہ کیا اور لوگوں کی دعوت کی اور انہیں کھلایا ۔

فرض کردہ یہ چیز جائز بھی ہوتی تو آج جبکہ اسے لوازمات ختنہ میں سے شمار کر لیا گیا ہے اور ہندوستان کے فلاکت زدہ مسلمان اس میں پھنس گئے ہیں ۔ اور اس میں طرح طرح کی خرافات شامل ہو گئی ہیں اور اس سے وہ خرابیاں ظہور پذیر ہو گئی ہیں جو محدث کیم جون میں بیان ہو چکی ہیں ۔ پھر بھی یہی چاہیے تھا کہ تجاوز کردہ حدوں سے پھر مسلمانوں کو ہٹایا جاتا اور انہیں وہاں کھڑا کر دیا جاتا جہاں تک حد تھی ۔ نہ کہ ایسے موقع پر بھی انہیں اور شہ دی جاتی اور تباہ ہونے دیا جاتا ۔ ایک امیر نے تو بچے کا ختنہ کرا دیا اور اس کا ٹیکس بھی قوم کو دے دیا ۔ لیکن ایک غریب منہ دیکھتا رہ گیا ۔ اور اس کا لڑکا غلاف بند ہی رہ گیا کیونکہ اس کے پاس قوم کا ٹیکس تھا نہ اپنے ختنہ کرانے کی

اجازت دیتا تو بالکل بر حق ۔ ورنہ یہ بد رسم ملت کی اشاعت ہی ۔ اور ایک دو نہیں سینکڑوں بچے ۔ بارہ بارہ برس کے بڑے بن ختنے پھر رہے ہیں ۔ کیسے شرم کی بات ہے ۔ غور فرمایئے شرم اور وقت ہوتی ہو گی ۔ جب یہ بڑے صاحب ختنے کے لئے بیٹھے ہونگے ۔ چارپائی کے اردگرد عورتیں گھیرے ہوئے رہتی ہوں گی ۔ کاش اگر یہ اس بدعت کے پابند نہ ہوتے ۔ اور ساتویں دن عقیقے کے ساتھ ہی یا بعد ہی کسی مناسب وقت ختنہ کرا لیتے تو ایک تو بچے کو تکلیف نہ ہوتی دو چار یوم میں آرام ہو جاتا ۔ دوسرے گھر والوں کو تکلیف نہ ہوتی کہ وہ دو دن تک راتوں کو جاگیں اور مٹیس لگ جانے کا خیال رکھیں ۔ پھر یہ رسم بھی بچتی ۔ یہی میرا مقصود ہے اور یقین تو یہی ہے کہ کیونکہ نہ بلاسے دو دانے چاولوں کے یا دو لقمے روٹی کے نہ بھی ملیں ۔ تم بھی سادگی اور سنت طریقہ پھیلاؤ کہ چپ چاپ ختنہ ہو جائے ۔ کوئی دھوم دھڑکا نہ ہو ۔ ثواب بھی پاؤ گے اور راحت بھی ملے گی ۔ ورنہ بدعت بھی ہو گی ۔ خرچ بھی ہوگا اور زحمت بھی ہو گی ۔ واللہ الہادی ۔

سلف کا زمانہ ہے ۔ بعض محدثین نے بھی مستحب قرار دیا ہے کہ بچے کا ختنہ بچپن میں ہی جلد از جلد کرایا جائے ۔ والاختیار انہ فی الیوم السابع من بعد الولادۃ وقیل من یوم الولادۃ (فتح) یعنی پسندیدہ امر یہ ہے کہ پیدائش کے ساتویں آٹھویں دن ختنہ ہو جائے بلکہ حضرت ابن عباسؓ تو فرماتے ہیں کہ یہ سنت ہے سبع من السنۃ فی الصبی یسمی فی السابع ویختن الخ یعنی ساتویں دن نام رکھنا اور ختنہ کرا دینا مسنون ہے بلکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ختن حسنا وحسینا لسبعۃ ایام یعنی حضورؐ نے حضرت حسنؓ وحسینؓ کا ختنہ ساتویں دن کرا لیا ۔ اسی طرح بیہقی میں یہ بھی مروی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسحاق علیہ السلام کا ختنہ بھی ساتویں دن کرایا تھا ۔

ختان بیہ ۔۔۔ کے ختنے کا لفظ ہے ۔۔۔ اس سے بھی حقیقتاً ۔۔۔ تو ثابت نہیں ہوتا اس میں صرف اتنا ہے کہ دو لفظ ۔۔۔ سے کہا جاتا ہے ۔ لڑکے کے ختنے میں یہ خصوصیت نہیں دنیا کا ۔۔۔ بھی ہے جو لڑکی سبختیت لڑکے کے پردے کی چیز ہے ۔ ختان کے معنی سنتی بیان ہوئے ہیں اور اخفا کے معنی اچھے قابل ۔۔۔ کے ہم نے تو کسی لغت میں نہیں دیکھے ۔ واللہ اعلم ۔

اور بالفرض اسے مان لیا جائے تب بھی کم از کم آدھی دنیا کے ختنے کی دعوت تو آپ کے نزدیک بھی ناجائز ٹھہر گئی ۔ فالحمد للہ ۔

ہاں تحفۃ الودود سے مولانا نے عبارت نقل کی ہے وقد یطلق الختان علی الدعوۃ الی الولیمۃ کما تطلق العقیقۃ علی ذلک ایضا اس کا ترجمہ لکھا ہے ۔ یعنی ختان کا اطلاق کبھی دعوت ختنہ پر ہوتا ہے جس طرح عقیقہ کا اطلاق دعوت پر بھی ہوتا ہے ۔ میرا خیال ہے کہ یہ ترجمہ بھی مسامحت سے خالی نہیں ۔ لفظی ترجمہ اس کا یہ ہے کہ ختان کا اطلاق کبھی ولیمہ کی دعوت پر بھی ہو جاتا ہے ۔ جیسے کہ اسی پر عقیقہ کا اطلاق بھی ہوتا ہے ۔ پھر یہ کہ اسے دعوت ختنہ کے جواز و عدم جواز سے کوئی بحث نہیں ۔

ہاں یہ واضح ہے کہ ولیمہ جب مطلق ہو گا اس کا اطلاق از روئے لغت نکاح کے ولیمے پر ہی ہو گا اور جگہ مقید بولا جائیگا ۔ حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں لکھتے ہیں ۔ فاشار بذلک الی ان الولیمۃ مختصۃ بطعام العرس ۔ یعنی امام بخاریؒ کا اشارہ اس طرف ہے کہ ولیمہ مخصوص ہے نکاح کے ولیمے کے خاص ۔ وقال ابن بطالؒ فی الشافعی لکن الاشہر استعمالہا عند الاطلاق فی النکاح وتقید فی غیرہ ۔ یعنی ۔۔۔ ولیمہ کا معنی ۔۔۔ ولیمہ نکاح کے ہیں ۔ اور ۔۔۔ جب بولا جائیگا ۔۔۔ جائیگا ۔ جیسی ۔۔۔ دعوت ختنہ ۔۔۔

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

ضروری نوٹ اخبار فتاویٰ کا نمبر مسلسل یکم ستمبر ۳۹ء نمبر ۳۹ ہے کاتب کے سہو سے غلط ہوگیا ہے۔ نمبر ۳۹ کے بعد نمبر ۴۰ چاہئے تھا مگر نمبر اکتالیس کے بعد تیس شروع ہوگیا ہے۔ ناظرین یکم ستمبر ۳۹ء سے ۱۵۔ ستمبر تک پرچوں کے نمبر درست کرلیں۔ آگے نمبر سلسلہ وار آئینگے۔ انشاءاللہ

تعاقب پر تعاقب

نامہ نگار اپنی رائے کے ذمہ دار ہیں (مفتی)

حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب دامت برکاتہم نے سوال ۲۲ مندرجہ اخبار اہلحدیث بابت ۱۸۔ اگست ۱۹۳۹ء کے جواب میں تحریر فرمایا تھا کہ جنبی قرآن نہیں پڑھ سکتا۔ حدیث ذیل میں ترمذی شریف کی یہ حدیث نقل کی تھی: "ولا تقرء الحائض ولا الجنب شیئًا من القرآن یعنی حائضہ اور جنبی قرآن نہ پڑھے" اس فتویٰ پر ایک صاحب نے تعاقب کیا ہے جو اخبار اہلحدیث مجریہ ۸ ستمبر میں شائع ہوا ہے۔ تعاقب کا خلاصہ یہ ہے کہ (۱) ترمذی شریف کی حدیث منکر ضعیف ہے۔ (۲) اثر ابن عباسؓ ولم یر ابن عباس بالقرأة للجنب باسًا اور حدیث مرفوع کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ کے معارض ہے۔ کیونکہ ان سے صاف طور سے جنبی قرأة القرآن للجنب ثابت ہے۔ میں کہتا ہوں بے شک ترمذی شریف کی حدیث منکر ضعیف ہے۔ [illegible] حدیث کہ جنبی کے قرآن پڑھنے کی حرمت میں اور بھی ضعیف حدیثیں مروی ہیں۔ [illegible] ہے [illegible] لیکن بعض کے ساتھ ملنے سے قوت پاجاتی ہیں [illegible] تحفۃ الاحوذی [illegible] الاحادیث

قل مالی اللہ ولیحجبہ الجنب ورد المستلزم حرمة شی من القرآن وقد وردت احادیث فی تحریم قراءة القرآن للجنب وفی کلها مقال لکن تحصل القوة بانضمام بعضها الی بعض ویجموعها یصلح لان تمسک بها انتہی۔ اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم یعنی صحابہؓ تابعینؒ کا۔ چنانچہ ترمذی شریف میں ہے وھو قول اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین ومن بعدھم مثل سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحٰق قالوا لا تقرأ الحائض والجنب من القرآن شیئًا الخ

اور تحفۃ الاحوذی میں ہے والاکثر العلماء علی تحریمہ۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب مبارکپوری شارح ترمذی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے۔ قلت قول الاکثر ھو الراجح یدل علیہ حدیث الباب یعنی اکثر علماء کا قول راجح ہے۔ کیونکہ ترمذی شریف کی حدیث اس پر دلالت کرتی ہے۔ اب رہا ابن عباسؓ کا اثر مذکور سو وہ حدیث مرفوع کے مقابلہ میں بے اثر ہے۔ اور حدیث مرفوع کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ۔ پس واضح ہو کہ وہاں ذکر اللہ سے غیر تلاوت قرآن مراد ہے۔ چنانچہ قرأة قرآن کے مستثنیٰ ہونے پر یہ حدیث صاف دلالت کرتی ہے۔ عن علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرئنا القرآن علی کل حال مالم یکن جنبا رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح۔ یعنی حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو ہر حال میں قرآن پڑھاتے تھے مگر حالت جنابت میں نہیں۔

تحفۃ الاحوذی ص۱۲۴ میں اس اشکال کا بھی جواب دیا گیا ہے۔ فان قیل حدیث عائشة الذی سیاتی [illegible] قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ [illegible] الترمذی [illegible] حدیث [illegible] علی [illegible] علیہ [illegible]

بالجنابة [illegible] علی کل [illegible] حالة الجنابة ایضا وقراءة یذکر اللہ فیشمل تلاوة القرآن ایضا قال ای حدیث عائشة [illegible] بحدیث [illegible] بذکر اللہ غیر تلاوة القرآن قال العینی حدیث عائشة [illegible] حدیث علی لانها ارادت بالذکر الذی غیر القرآن انتہی وقال صاحب سبل السلام حدیث عائشة قد خصصه حدیث علی علیه السلام واحادیث اخری وکذالک هو مخصص بحالة الغائط والبول والجماع والمراد بکل احیانه معظمها کما قال تعالیٰ یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبهم وقال فی شرح حدیث الباب اخرج ابو یعلی من حدیث علی علیه السلام قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم توضأ ثم قرأ شیئا من القرآن ثم قال هکذا لمن لیس بجنب فاما الجنب فلا ولا آیة قال الهیثمی رجاله موثقون وهو یدل علی التحریم لانه نهی واصله ذلك ویعاضد ما سلف انتہی۔

الحاصل مولانا ثناء اللہ صاحب کا فتویٰ میرے نزدیک صحیح ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

(کتبہ ابو الصمصام عبدالسلام المبارکفوری)

س ۲۴۴ } عوام الناس میں مشہور ہے کہ قرآن پاک کو جب گرجاتا ہے تو بوسہ دیتے ہیں اور سر سے لگاتے ہیں زید کہتا ہے کہ سر سے لگانا سجدہ کے مشابہ ہے اس وجہ سے جائز نہیں اور بکر کہتا ہے کہ نہیں سنت عمرؓ وعثمانؓ ہے بوسہ دینا اور سر سے لگانا جائز بلکہ سنت ہے۔ پھر اپنے قول کے ثبوت میں ایک روایت درمختار کے حوالے سے مندرجہ ذیل پیش کرتا ہے۔ روی عن عمر رضی اللہ عنہ انہ کان یاخذ المصحف کل غداة ویقبلہ ویقول عہدی ومنشور ربی عز وجل وکان عثمان رضی اللہ عنہ یقبل المصحف ویمسحہ [illegible] وجہہ [illegible] امر ہے کہ [illegible] [illegible] قرآن پاک [illegible] سر سے لگانا ثابت ہو [illegible] بوسہ دینا [illegible]

ahmadimuslim.de

متفرقات

ناظرین اہلحدیث سے گذارش

معزز ناظرین و خریدار حضرات! اخبار اہلحدیث سے چونکہ آپ کا ایک مخلص تعلق ہے۔ اس لئے مندرجہ ذیل معروضات پر توجہ کر کے ان پر عمل پیرا ہو کر مشکور فرمائیں۔

(۱) نمبر زیر نظر کے بعد جلد ہذا کا آخری نمبر شائع ہو جائیگا انشاء اللہ۔ اس کے بعد ایک ہفتہ حسب معمول سابق سالانہ تعطیل رہیگی پھر

(۲) ۳۰ نومبر ۱۹۳۹ء کو اخبار اہلحدیث کی سینتیسویں جلد کا پہلا پرچہ آپ حضرات کے مطالعہ سے گزریگا

(۳) سال رواں میں اہلحدیث کے خریداروں میں اس کے عنایت فرماؤں اور بہی خواہوں کی کوشش سے اگر اضافہ ہوا تو اس کے بالمقابل خریداروں میں کمی بھی واقع ہوئی۔ اشاعت میں ترقی کی بجائے تنزل ہی رہا۔ انا للہ؟

(۴) اس پر اضافہ یہ ہوا کہ سامان طباعت کاغذ وغیرہ گراں ہو گیا۔

اندریں حالات بعدہ ناظرین خیال فرما سکتے ہیں کہ اخبار "اہلحدیث" کا انجام کیا ہوگا۔ اس کا علاج صرف یہ ہے کہ احباب کرام اس کے خریدار بنانے پر توجہ فرمائیں۔

ضرورت رشتہ ایک برسر روزگار سرکاری ملازم عربی و انگریزی خوان ۲۸ سالہ دیندار اہل حدیث کے لئے صالحہ پرہیزگار اشریفہ النسب خوش اخلاق بیوہ عورت کے رشتہ کی ضرورت ہے۔ ایک بردار کی کہ ... ادا کر دیا جائیگا بعد خط و کتابت ذیل ... پتہ ... معرفت مولوی عبد الغفار ... برنے دہلی ... ضلع ...

اہل حدیث کانفرنس کے لئے حکیم ... صاحب ... از ... صاحب

یکمشت ... معرفت ... صاحب ... میاں فضل کریم صاحب ... میاں عبد الرحیم صاحب ... میاں محمد اسحاق صاحب ...

مدرسہ دار الحدیث مدینہ منورہ کے لئے از جناب صوبیدار عبد القادر صاحب لاڑکانہ (سندھ) ...

جمعیت تبلیغ اہل حدیث کے لئے ملک غلام محمد صاحب سرینگر ... حکیم اللہ بخش صاحب ...

اشاعت فنڈ بعوض اعلان مہتمم امتحان از مدرسہ سعیدیہ دہلی ...

قابل توجہ ناظرین

اخبار اہلحدیث ۲۹ ستمبر ۱۹۳۹ء پر حساب دوستان میں ان خریداروں کے نمبر خریداری درج کئے گئے ہیں جن کی قیمت اخبار وعدہ مہلت ماہ اکتوبر میں ختم ہے۔ اسے ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

چونکہ اس ماہ میں اہلحدیث کی موجودہ جلد ختم ہو جائیگی۔ اس لئے جن خریداروں کے ذمے بقایا رقوم ہیں وہ بھی اکتوبر میں ہی اپنے حساب بے باق کر دیں۔ دوسرے حضرات بھی ابھی اپنی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ بصورت مہلت یا انکار دفتر کو جلد اطلاع دیں ورنہ

۳۰ نومبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

احادیث قرآنی کے کچھ نسخے باقی رہ گئے ہیں خواہشمند حضرات ... کے ٹکٹ برائے محصول ڈاک بھیج کر مفت طلب کر سکتے ہیں۔

پتہ: حکیم عبد السمیع ناظم ... مبارکپور ضلع اعظم گڑھ

ضرورت مدرس ہمارے مکتب کے لئے ایک میٹرک پاس جو عربی کی جماعتوں کو ... کی تعلیم دے سکے ضرورت ہے۔ صاحب ... پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔ تنخواہ ... روپیہ ماہوار

ایک روپیہ سالانہ ... منیجر ... اہل حدیث ... خان احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور

بابو کرم الٰہی صاحب سالن شادی وال ... تعلیم ... سرگودھا ... جہاں کہیں ہوں خاکسار کو اپنے ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔ ... عبد القیوم خطیب مسجد اہل حدیث لالہ موسیٰ ضلع گجرات (پنجاب)

اطلاع میں جماعت اہل حدیث کی تنظیم کے سلسلہ میں متعدد علماء کرام سے مل کر مشورہ کر چکا ہوں اور اپنی جماعت کے افراد سے ملتمس ہوں کہ اپنے پتے سے خاکسار کو اطلاع دیں تاکہ ان سے خط و کتابت کر کے خصوصاً مولوی عبد اللہ ... مولوی ابوسعید صاحب ... ضلع راجشاہی وغیرہ اطلاع ذیل کے پتہ پر روانہ کریں۔ بذریعہ اخبار ضرورت نہیں۔ فقط والسلام! میرا پتہ:

... انصاری ... مقام ڈاکخانہ ... ضلع ... آباد

یاد رفتگان مولوی محمد دین صاحب خزانچی انجمن ... الاسلام ... اہل حدیث تھے انتقال کر گئے۔ انا للہ! انجمن ان کی خدمات کی قدر کرتے ہوئے ان کے ورثا سے اظہار ہمدردی کرتی ہے اور ناظرین سے ... جنازہ غائبانہ ... اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کرنے کی درخواست کرتی ہے۔ ... انجمن ...

(۲) ... ایک ہفتہ ... وفات ...

(۳) مولوی ... ضلع ... انتقال کر گئے۔ انا للہ ...

... ناظرین مرحومین کا جنازہ غائبانہ ...

ahmadimuslim.de

دنیا کی مطبوعات

وارسا ۔ بغداد اور غزنی

شہر وارسا کا وہی حشر ہوا جو گمان کیا جاتا تھا کہ بم کے گولوں سے تمام شہر راکھ ہو گیا۔ آج وہ بجائے آباد شہر کے قبرستان کا معلوم ہوتا ہو گا۔ جس سے فرمان خداوندی

اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا

پورا پورا جلوہ دکھا رہا ہے۔ لیکن اہل پولینڈ کی جوانمردی کی داد دینے سے ہم نہیں رک سکتے کہ انہوں نے دنیا کی تاریخ میں اپنا نام محفوظ رکھ لیا۔ باقی شکست فتح تو اس شعر کے ماتحت ہے ؎

شکست و فتح تو قسمت سے ہے ولے اے میر
مقابلہ تو دلِ ناتواں نے خوب کیا

لیکن دنیا کی تاریخ میں یہ شہر پہلا ہی نہیں ہے جو اس طرح آبادی سے بربادی کو پہنچا ہو۔ اسلامی تاریخ میں بغداد کا واقعہ خون سے لکھنے کے قابل ہے۔ جہاں ہلاکو خان کی ہلاکت آفرینی سے ایک کروڑ انسان مسلمانوں کے قتل سے دجلہ کا پانی سرخ ہونے کے علاوہ اسلامی کتب خانوں کی کتابوں سے دریا میں بند لگ گئے تھے۔ جس پر شیخ سعدی نے آسمان و زمین کو رلانے والا مرثیہ لکھا تھا۔ خلیفہ معتصم باللہ کو بجائے قتل کرنے کے نمدے میں باندھ کر لاتوں سے مار ڈالا گیا۔ انا للہ۔

دوسرا واقعہ اسلامی تاریخ میں شہر غزنی کو [illegible] جو علاؤالدین غوری کی سیاہ کاری کا نتیجہ تھا۔ [illegible] جبکہ [illegible] سات دن تک [illegible]

[illegible]

ہے۔ جب بھی کسی خاندان کے بچے ہیں مگر شرارت فعلی جب غالب آ جاتی ہے تو بھائی بھائی کو قتل کر دیتا ہے اور باپ کو بھی قتل کر دیتا ہے۔ ہمارے ملک ہندوستان میں تو تیغ زنی کا بھی اس مجال ہی نہیں۔ شاہان اسلام کے زمانے میں بغاوتیں ہوتی رہیں جن میں آئے دن قتل و غارت کا بازار گرم رہتا۔ انگریزی زمانے میں اس قسم کی بغاوتیں نہیں ہوئیں۔ مگر سول نافرمانی کی صورت میں شورشیں ہوتی رہیں۔ جو اب بھی ہو رہی ہیں۔

خاکساری تحریک

یہ تحریک ہمارے سامنے پیدا ہوئی ہے۔ جو ابتدا میں تحریک سکھوں کی طرح کبھی مسکینی اور تواضع پر مبنی تھی لیکن آخر کار تھوڑے ہی دنوں کے بعد انہوں نے بھی سول نافرمانی کی صورت اختیار کر لی۔ بلکہ اس سے بھی ترقی کر کے تشدد اور مقابلہ پر آمادہ ہو گئے۔

یو پی کی حکومت نے ان کی بے فرمانی دیکھ کر کچھ پابندیاں لگائیں۔ اگر پنجاب میں ایسا کرتے تو ان پابندیوں سے زیادہ سخت لگائی جاتیں۔ اس پر ان خاکساروں نے بجائے خاکساری کے خونخواری کی صورت اختیار کر لی۔ ہمارے خیال میں انہوں نے جلد بازی سے کام لیا۔ سکھوں نے زمانہ شاہی میں جو تبدیلی کی تھی وہ اس زمانے کے لحاظ سے کوئی بعید نہ تھی۔ کیونکہ حکومتوں کے پاس بھی اتنے جنگی سامان نہ تھے جن کا مقابلہ کرنا محال ہوتا۔ توپ و تفنگ، بندوق تلوار وغیرہ معمولی ہتھیار ہوا کرتے تھے جو سکھوں کے پاس بھی کسی قدر مہیا ہو گئے تھے۔ مگر آج جو سامان حکومت کے پاس ہے وہ رعایا کی کسی جماعت خاص کر خاکساروں کے پاس ہرگز نہیں۔ کیا یہ غلط ہے کہ ایک ہوائی جہاز سے کسی آباد شہر کو چند گھنٹوں میں تباہ کیا جا سکتا ہے اور رعایا اس کا جواب نہیں دے سکتی۔

پس ہمارے نزدیک [illegible]

[illegible]

جس سے ظاہر ہے کہ خاکساری تحریک [illegible] میں خلاف قانون [illegible]

خاکسار [illegible] کی طرح [illegible] یقین میں اس پابندی کو توڑ کر [illegible] پیش کرتے ہیں کہ ہم خاکساروں کی پیٹھ پر ان کی غرض دو نوں پر مندرجہ ذیل شعر صادق آتا ہے ؎

[illegible]
سر جھکا کے جیتا کہ میری بات رہے

سچ تو یہ ہے کہ اس تحریک کی مخالفت علماء نے اس کے بانی کے غلط خیالات کی وجہ سے کی تھی اور کرتے ہیں۔ غالباً اس مخالفت کا اثر اس تحریک پر اتنا نہ ہوتا جتنا کہ بانی کی غلط روش کی وجہ سے ہوا اور آئندہ ہونے کا خطرہ ہے۔

ہماری رائے پختہ واقعات پر مبنی اور غیر متزلزل ہے کہ ماسٹر عنایت اللہ خان مشرقی اتنی بڑی تحریک کی قیادت کے لائق نہیں ہیں۔ اس کے لئے کوئی ایسا شخص چاہئے جو مولانا اسماعیل شہید جیسا دل و دماغ رکھتا ہو۔ یہ بات (راقم الحروف) میں نے مشرقی صاحب کو عند الملاقات بھی کہہ دی تھی۔

سچ ہے ؎

کلاہِ خسروی و تاجِ شاہی
بہر کل کے رسد حاشا و کلا

حج کیوں روکا گیا؟

گزشتہ جنگ عظیم میں حجاج پر پابندیاں نہیں لگائی گئی تھیں۔ یہاں تک کہ جب جدے کی بندرگاہ پر نجدیوں اور حجازیوں میں لڑائی ہو رہی تھی اس وقت بھی حاجیوں کو نہیں روکا گیا۔ لیکن اس جنگ میں خدا جانے کیا مخفی سبب پیدا ہو گیا کہ حجاج کے سفر حج کا انتظام نہیں کیا جاتا۔

مزید غضب یہ ہے کہ مسلمانوں کی سوسائٹیاں اور ان کے اخبارات اس بارے میں بالکل خاموش ہیں۔ [illegible]

[illegible] ملک کی دعوت [illegible] میں داخل ہے۔ لیکن سفر حج کی بندش اس سے زیادہ مستحق ہے کہ مسلمان قوم ابھی سے بلا اتفاق توجہ کرے حضور کی حدیث کے ماتحت جس میں سفر حج کے روکے جانے کا ذکر ہے۔ انتظار کرے کہ قیامت جلد آنے والی ہے۔

ہم نے کسی گذشتہ پرچے میں یہ رائے دی تھی کہ سمندری سفر میں نقصان کا خطرہ ہونے کی صورت میں خشکی کا راستہ کھول دیا جائے۔ جس راستے حجاج پہلے بھی گئے تھے۔ لیکن ہمیں افسوس ہے کہ روزانہ مسلم اخباروں میں سے کسی نے اس پر توجہ نہیں کی حج کا زمانہ قریب آگیا ہے اور دن بدن قریب آرہا ہے۔ اس لئے ہم مسلمانوں کی مختلف سوسائٹیوں (مسلم لیگ۔ جمعیۃ العلماء۔ احرار وغیرہ) کو متوجہ کرتے ہیں کہ وہ بہت جلد حکومت کو اس اہم فریضہ پر توجہ دلائیں ؛

رفتار جنگ

جنگ اپنی رفتار میں برابر چل رہی ہے۔ ہٹلر نے جو صلح کی آواز اٹھائی تھی یہ صلح کی آواز نہیں بلکہ ایک مذاق ہے۔ آخر اس نے اپنا عندیہ ظاہر کردیا اور صاف کہہ دیا کہ صلح کی مجلس میں پولینڈ کا ذکر نہیں آئے گا۔ (پھر آئیگا کیا؟) مغصوبہ آبادیوں کا تجارت کا۔ غرض اپنے فوائد کا۔

انگریز اور فرنچ اس کی چالوں سے بے خبر نہیں ہیں اور بے خبر ہونا بھی نہیں چاہئے۔ کیونکہ جو جماعت برسر حکومت ہو اس کو اپنے دشمنوں کی نقل و حرکت سے واقف رہنا چاہئے۔

انگریز اور فرنچ، ہٹلر کیا بلکہ اس کے حلیف روس کی چالوں سے بھی واقف ہیں۔ اس لئے ہمارا گمان ہے کہ اس کے دھوکے میں نہیں آئینگے۔ بلکہ اپنے مقصد کو ہمیشہ ملحوظ رکھیں گے۔

[illegible] معہد

[illegible]

بہا گاندھی اوقات میں ملاقاتیں کررہے ہیں جو اتنی پہلی جنگ عظیم میں نہیں تھا گاندھی جی سے ملاقات کانگرس کے لیڈر کی حیثیت سے ہوئی۔ دوسرے بھی کئی ایک سرکردہ اصحاب سے ملاقاتیں ہوئیں۔ لیکن پبلک ابھی تک ان ملاقاتوں کی گفتگو سے ناواقف ہے۔ قیاسات اور چیز ہیں واقعات کا علم اور چیز ہے۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ جو کچھ بھی گفتگو ہوئی ہوگی وہ شیخ سعدی کے اس شعر کی تشریح میں ہوئی ہوگی ؎

رعیت چو بیخ است سلطاں درخت

درخت اے پسر باشد از بیخ سخت

فریقین اس شعر کا مضمون ایک دوسرے پر ظاہر کرتے ہونگے اور اس پر تبادلہ خیالات ہوتا ہوگا۔

دیکھئے یہ راز کب کھلتا ہے۔ کھلتا بھی ہے یا سربمہر (بند) ہی رہتا ہے۔ اکتوبر کے شروع میں کانگرس کی مجلس شوریٰ ہونے والی تھی جس میں فیصلہ کیا جاتا تھا کہ کانگرس کو جنگ میں کیا طریق اختیار کرنا چاہئے ؛

جمعیۃ العلماء دہلی

کانگرس کی مجلس عاملہ اور مسلم لیگ کی کارکن کمیٹی نے گورنمنٹ سے تعاون کرنے کی بابت جو صورت شائع کی ہے وہی صورت جمعیۃ العلماء نے بھی اختیار کی ہے کہ مطالبات پورے ہونے سے پہلے حکومت سے تعاون جائز نہیں۔

ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس ہفتے میں کیا کیا راز نہاں ظاہر ہونگے۔ وانا لا ندری اشر اریدبمن فی الارض ام اراد بھم ربھم رشدا

اُردو اور ریڈیو

ریڈیو میں دہلی سے سارے ملک میں جو خبریں سنائی جاتی ہیں ان کی زبان دہلی کی زبان نہیں ہوتی بلکہ کچھ مخلوط سی زبان ہوتی ہے۔ جس میں خالص ہندی اور انگریزی الفاظ بکثرت ٹھونسے جاتے ہیں۔ چونکہ ریڈیو کے ذریعے دیہات میں بھی خبریں پہنچائی جاتی ہیں اس لئے ہم [illegible] ریڈیو سے درخواست کرتے ہیں کہ دہلی کی عام سادہ زبان استعمال کی جائے [illegible] کی وجہ سے دیہات میں بھی سمجھی جاسکتی ہے ؛

حساب ماہواری کانفرنس اہلحدیث

در رپورٹ واعظین

بابت ماہ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ

(۱) مولوی عبداللہ صاحب واعظ دہلوی نے [illegible] اور اس کے مضافات کا دورہ کیا۔

(۲) مولوی شمس الدین صاحب واعظ نے علاقہ کشمیر کا دورہ کیا۔

(۳) مولوی عبدالرحمن صاحب واعظ فرخنگری نے ضلع انبالہ و ضلع کرنال کے مضافات کا دورہ کیا

(۴) مولوی سلیمان صاحب واعظ گوڑگانوی نے ضلع گوڑگانوہ و ضلع متھرا کے مضافات کا دورہ کیا۔

(۵) مولوی محمد صدیق صاحب واعظ گوڑگانوی نے ضلع گوڑگانوہ و علاقہ بھرت پور کا دورہ کیا۔

(۶) مولوی بہرام صاحب آزیری واعظ پشاوری نے پشاور اور اس کے مضافات کا دورہ کیا۔

(۷) مولوی عبدالرزاق صاحب واعظ پشاوری نے مضافات پشاور کا دورہ کیا۔

(۸) مولوی عبدالمجید صاحب واعظ مالدہی بنگالی رخصت پر ہیں۔

(حافظ) حمید اللہ نائب ناظم کانفرنس اہل حدیث

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

ایک انگریزی کتاب کا اردو ترجمہ۔ جس میں صدی سابقہ حال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی نقشہ [illegible] امکانات کا صحیح [illegible]۔ قیمت [illegible] ایک روپیہ [illegible] منگوانے کا پتہ۔ منیجر [illegible]

(۹۸۶) [illegible] اخلاق اور [illegible]

ahmadimuslim.de

مومیائی آب

[illegible]

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزار ہا خریداران اہلحدیث علاوہ آریں حد و شمار تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ ضعف کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲/ آدھ پاؤ ۲۲/ پاؤ بھر ۴/ مع محصولڈاک غیرہ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

والی پر بجائے ایک پاؤ کی قیمت مع محصولڈاک معہ پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نیز ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی لہذا نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ ترین شہادات

جناب احمد علی صاحب دردھا۔ میں نے چند مرتبہ چند دوستوں کے واسطے آپ کے یہاں سے مومیائی منگائی بے حد مفید ثابت ہوئی۔ اس لئے براہ مہربانی آدھ پاؤ مومیائی جلد ارسال فرمائیں گے" (۲۔ اگست ۱۹۵۹ء)

جناب حافظ محمد عمر شمس صاحب اکبر پور۔ میں نے ایک چھٹانک مومیائی آپ کے کارخانہ سے ابھی حال میں منگائی بحمد اللہ تسلی بخش فائدہ ہو رہا ہے۔ لہذا [illegible]

[illegible]

حضرت سید احمد شہید و مولانا اسمٰعیل شہید

تیرہویں صدی کے مجدد اعظم، محی السنۃ مجاہد اکبر حضرت سید احمد شہید رائے بریلوی اور آپکے خلیفہ و وزیر ناصر السنۃ، قامع البدعۃ خالد ثانی، حجۃ الاسلام مولانا محمد اسماعیل شہید کے نام نامی سے ہندوستان کا کون مسلمان ناواقف ہے۔ لیکن شہیدین کے مجددانہ کارنامے، احیائے سنت، تنظیم ملت اور اقامت خلافت کی محیر العقول کوششیں، ان کے بے نظیر نظام شرعی کی برکات، ان کی تحریک جہاد کے صحیح مقاصد و اسباب، ان کے رفقاء و تبعین کے سحر انگیز و دل آویز اخلاق و اوصاف، قربانی و ایثار، جہاد فی سبیل اللہ اور صبر و استقامت کے رقت انگیز حالات اور ہندوستان میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی صحیح تاریخ (عام مسلمانوں کو چھوڑ کر) آپکی مخصوص جماعت کے بہت سے لوگ بھی نہیں جانتے۔ اسوقت تک جتنی کتابیں ان دونوں بزرگوں کے حالات میں لکھی گئی ہیں (خدا انکے مصنفین کو جزائے خیر دے) وہ بوجوہ چند تمام پہلوؤں پر حاوی نہیں ہیں۔ ہندوستان کے محسن سنت کو خوش ہو کہ حضرت سید صاحب کے خاندان کے ایک فرد مولانا سید ابوالحسن علی ندوی استاد دار العلوم ندوۃ العلماء نے طویل مطالعہ اور جستجو کے بعد سیرت سید احمد شہید کے نام سے کتاب تالیف فرمائی ہے جو اس موضوع پر سب سے زیادہ جامع اور مستند کتاب ہے، جس کی تالیف میں خاندانی کاغذات، سرکاری رپورٹوں، اردو، فارسی، انگریزی قلمی و مطبوعہ کتابوں سے پورا فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ کتاب کی ضخامت ۵۰۰ صفحہ کتابت طباعت عمدہ۔ جلد سنہری۔ خوبصورت۔ ابتدا میں علامہ سید سلیمان ندوی کا دس صفحہ کا فاضلانہ و بصیرت افروز مقدمہ ہے۔ قیمت مجلد ۶/ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ تاجران کتب کمیشن بذریعہ خط و کتابت طے کریں۔ ملنے کا پتہ

محمد معین الدین کتب خانہ ۳۲ گوئن روڈ لکھنؤ

نوٹ:۔ صرف پنجاب کے احباب ہمارے یہاں ایجنٹ مولوی علیم الحق جالندھری مہتمم مدرسۃ البنات

[illegible]

خوشخبری رمضان شریف

یہ کارخانہ ہر سال رمضان شریف میں رعایت کرتا ہے۔ بدستور سابق خریداران فائدہ اٹھائیں۔

احمر قانی مصدقہ حضرات اکابر علماء و حکماء و شعراء وغیرہم جن کے اسمائے تصدیقات بارہا اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں۔

دو حال کی شہادتیں

جناب مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مالک)

"آپ کے یہاں سے بلدوغن احمر قانی منگایا تھا۔ بہت ہی مفید ثابت ہوا۔ تار اور روانہ کریں۔"

بابو دیو شرن ٹھاکر صاحب مظفر پور

"احمر قانی تیل آپ کا دو دفعہ منگا کر استعمال کیا۔ ادھ بایاں انگ سن اور کانپتا تھا۔ کانپ اور سن بند ہو گیا ایک سیر اور بھیجدیں"

یہ تیل باوجود خوشبودار ہونے کے اکثر امراض، درد اعضاء ہر قسم۔ ورم۔ چوٹ۔ لقوہ۔ فالج۔ گنٹھیا۔ کھانسی دمہ۔ بخار۔ نمونیا۔ ججو کا ڈبہ اطفال۔ آتشک اور بواسیر وغیرہ عدم خصیہ۔ جلد و کے ہوئے زخموں وغیرہ میں اکسیر مجرب ہے۔ قیمت فی سیر پانچ روپے (۵/)

رعایتی فی سیر تین روپے (۳/)

(منگوانے کا پتہ)

منیجر روغن احمر قانی پوسٹ تیلنی پاڑہ ضلع ہوگلی

بچوں اور مبتدیوں کے لئے

صحیح اور خوشنما معرا قرآن مجید بطرز آسان کی خصوصیت اسکے حرف کا اعراب [illegible] ساتھ ہے۔ الفاظ کی [illegible] کی تشریح اور سورتوں کے نمبر بھی درج ہیں۔ حسب ذیل پتہ سے نمونہ منگوا کر تجربہ فرمائیے۔

قسم اول مجلد سنہری تین روپے
قسم دوم مجلد سنہری دو روپے چار آنہ

قاعدہ تعلیم القرآن مع نماز بطرز آسان۔ اس طرح [illegible] قیمت [illegible] آنہ

[illegible]

تمام دنیا میں بے مثل مترجم
غزنوی شعری شمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر
مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

چار جلدوں میں
کا ہدیہ سات روپے
فی جلد ۲؎

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث
میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ - مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

(۹۴۸)

کم از کم

۲۵

ڈیڑھ روپیہ روزانہ بالکل مفت پیدا کرنے کی نہایت لاجواب ترکیب - محصول ڈاک کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت طلب فرمالیجئے - نوٹ - علاوہ تحریر کو کسی دوسرے کو بتایا نہیں جائیگا - آنا ضروری ہے -

پتہ - منیجر دار الکتب ہمدرد وطن رجسٹرڈ
روڑی - ضلع حصار (پنجاب)

اگر آپ

کامل صحت چاہتے ہیں تو ہماری تیار کردہ اکسیر ہاضمہ "دوائی کا فوراً استعمال شروع کردیں - کیونکہ اس سے بیضہ - بدہضمی پیٹ کا درد - قے - بھوک کم لگنا وغیرہ تمام نقص مجرد ہو جاتے ہیں - قیمت فی ڈبیہ ۸؎ محصول ڈاک ۳؎

منگوانے کا پتہ - منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی
خزانہ گیٹ - کوچہ چھان امرتسر

ہر ایک شادی شدہ نوجوان کو زندگی کے ہر ہر قدم پر اس کتاب کی ضرورت ہے

بہار شباب

یہ کتاب دہلی کے مشہور خاندانی شاہی حکیم مسیح الملک محمد اجمل خان صاحب کے والد ماجد حکیم محمود خان صاحب کی شہرہ آفاق کتاب ضیاء الابصار کا عام فہم اور سلیس اُردو ترجمہ ہے - بازاری کتابیں جو عام مصنف ادھر اُدھر کی لایعنی باتیں جوڑ کر بنا لیتے ہیں - اس کتاب کے سامنے ہیچ ہیں - کیونکہ یہ فن طب کی ایک بڑی ماہر ہستی کی تصنیف ہے جس میں ان کے تمام مجربات درج ہیں - اس کتاب میں مواصلت اور مباشرت کے طبی اصول اور اس کے تمام مجرب نشاط انگیز اور صحیح طبی طریقے بیان کئے گئے ہیں - جن پر عمل کرنے سے صحت ہمیشہ درست رہتی ہے - اولاد خوبصورت اور مضبوط پیدا ہوتی ہے - بیوی اپنے خاوند کی پرستار اور دیوانی بن جاتی ہے - جوانی کی پرکیف زندگی کو ہمیشہ قائم اور درست رکھنے کے لئے بڑے بڑے مجرب طریقے قاعدے نسخے اور ہدایات درج ہیں - زنانہ امراض، ان کی تشریح و علاج اور عورتوں کی اندرونی کیفیات اور ان کو سمجھنے کے طریقے مفصل طور پر بیان کئے گئے ہیں - مقوی ادویات کے وہ نسخے جو حکیم صاحب ممدوح کے خاندان میں سینہ بسینہ چلے آتے ہیں - اس کتاب میں عوام الناس کے فائدے کے لئے نہایت فیاضی سے لکھ دیئے ہیں - قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

دیہاتی حکیم

اس کتاب کا نام دیہاتی حکیم محض اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس میں ہر بیماری کا علاج ایسی چھوٹی چھوٹی معمولی دوائیوں سے بتایا گیا ہے جو دیہات میں بھی بآسانی فراہم ہوسکتی ہیں - قدرت نے غرباء کے لئے بعض معمولی معمولی چیزوں میں وہ تاثیر عطا کر رکھی ہے جو امراء کیلئے عنبر - یاقوت - کستوری اور موتیوں میں پائی جاتی ہے - پس اگر آپ ایسے ہی راز ہائے پنہانی سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں تو یہ کتاب ضرور پڑھیں - اس میں مردوں - عورتوں - بوڑھوں - بچوں اور جوانوں کے لئے وہ وہ قیمتی نسخے لکھ دیئے گئے ہیں جو چند پیسوں اور کوڑیوں سے تیار ہوسکتے ہیں - اور سینکڑوں روپیہ والے نسخے کا مقابلہ کرتے ہیں - مصنف نے ہر مرض کی تفصیل اور تشریح بھی ساتھ ہی لکھ دی ہے - تاکہ ہر شخص انہیں استعمال کرکے پورا پورا فائدہ حاصل کیا جائے - یہ کتاب ہر اردو دان کے لئے از حد مفید ہے - بالخصوص دیہاتی چٹھی رسانوں، امام مسجدوں، سکول ماسٹروں کے لئے تو نعمت غیر مترقبہ ہے - قیمت ۱۲؎

جیبی حکیم

یہ ایک جامع طبی کتاب ہے جو سر سے پاؤں تک جملہ امراض انسانی پر حاوی ہے - اور جس میں تمام امراض کے اسباب، ان کی علامات اور تشخیص پر نہایت شرح و بسط سے روشنی ڈالی گئی ہے - اور پانچسو عنوانات کے تحت ہر بیماری کے مجرب سے مجرب ایسے یونانی اور ڈاکٹری نسخے لکھے گئے ہیں جو سو فیصدی کامیاب ثابت ہو چکے ہیں - دیکھنے والے اطباء اور ناظرین کرام کا بیان ہے کہ بلا مبالغہ اس کا ایک ایک نسخہ سو سو روپیہ کا ہے نہ معلوم مصنف نے کس دریا دلی اور فیاضی سے کام لے کر نہ صرف اپنے ہی اکسیری نسخہ جات بلکہ دوسروں کے سینوں کے راز بھی اس میں نقل کر دیئے ہیں - اور سونے پر سہاگہ یہ کہ ایک ہزار نسخہ صحیح ذکر کر کے دریا کو کوزے میں بند کرنے کی مثال سچ کر دکھائی ہے - اس کتاب پر تمام اطباء و حکماء اور ڈاکٹروں نے بھی پسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے - کتاب کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ ہاتھوں ہاتھ جا رہی ہے - پہلی اشاعت ختم ہو چکی ہے کاغذ لکھائی چھپائی اعلیٰ - طباعت عمدہ - پاکٹ سائز - مجلد - قیمت عہ

مندرجہ بالا ہر سہ کتب منگوانے کا پتہ :- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

ہندوستانی جہازران کمپنی "مغل لائن" کے تیز رفتار اور آرام دہ

جدید جہازات

"المدینہ" "الہند" "انگلستان"

سے سفر حج کیجئے

کیونکہ یہی جہازات ہیں جن میں آپ اطمینان و آرام کے ساتھ

اپنا سفر حج طے کر سکتے ہیں

ضروری اطلاع

موجودہ جنگ کی خطرناک صورت حالات کے پیش نظر حکومت ہند نے بذریعہ کمیونکے "تا اطلاع ثانی ہندوستان اور جدہ کے مابین جہازرانی روک دی ہے۔ اس لئے ہم افسوس کے ساتھ اعلان کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارے حاجیوں کے جہازوں کی روانگی کی تاریخیں جو شائع ہو چکی ہیں منسوخ کرنی پڑیں۔ تاہم عوام کو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ اگر موسم حج تک حالات بہتر ہو گئے تو مناسب پروگرام کا اعلان کیا جائیگا۔

مغل لائن — دی سندھیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی لمیٹڈ

بلارڈ اسٹیٹ بمبئی — نیپئیر روڈ کراچی — کلائیو اسٹریٹ کلکتہ

تفاسیر اربعہ ثنائیہ

از مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری

تفسیر ثنائی اُردو۔ قرآن شریف کی بہت سے حضرات نے تفسیریں لکھیں۔ مگر تفسیر ثنائی اُردو ان سب پر سبقت لے گئی ہے۔ جسے زمانہ حاضرہ میں بہت مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ اس تفسیر میں خاص خوبی (جو اس سے پہلے کسی تفسیر اُردو یا عربی میں نہیں دیکھی گئی) یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں آیات قرآنی ہیں جن کے نیچے اُردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ دوسرے کالم میں [illegible] شان نزول درج ہے۔ مخالفین اسلام اور مخالفین سنت نبی علیہ السلام [illegible] ہے۔ ملک کے ممتاز اصحاب اس کی تعریف میں رطب اللسان [illegible] جلدوں میں ہے۔ [illegible] فی جلد ڈیڑھ روپیہ (عہ) مکمل سٹ خریدنے [illegible] قیمت [illegible] گی۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (در زبان عربی)

تفسیر ہذا عربی میں مفسرین کے متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا پر لکھی گئی ہے۔ جسے ظاہری و باطنی خوبیوں کے باعث اہل علم حضرات نے بہت پسند فرمایا ہے۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی مقبول ہو چکی ہے۔ بعض مدارس میں بطور نصاب (جلالین کی طرح) پڑھائی جا رہی ہے۔ ہر آیت کی تفسیر میں قرآن مجید کی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ مصری سائز اور رنگ کے کاغذ پر اعلیٰ کتابت و طباعت کے ساتھ طبع کرائی گئی ہے۔ سارے قرآن مجید کی تفسیر ہے۔ قیمت بجائے للعہ کے سے روپے

بیان الفرقان علیٰ علم البیان

(در زبان عربی) قرآن مجید کی یہ سب سے پہلی تفسیر ہے جو علم معانی و بیان کی روشنی میں عربی میں لکھی گئی ہے۔ شروع میں علم معانی و بیان کی اصطلاحات درج کرکے (۹۸۹)
ان پر نمبر ڈالے گئے ہیں۔ دوران تفسیر میں جہاں کسی اصطلاح کا ذکر آیا ہے اس پر اسی اصطلاح کا نمبر دیدیا گیا ہے۔ سردست صرف سورہ فاتحہ و سورہ بقرہ کی تفسیر چھپی ہے۔ جلد منگوا لیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قیمت ۱۰/

تفسیر بالرائے

(در زبان اُردو) اس کتاب کی تصنیف کی بہت ضرورت تھی کیونکہ اُردو میں کئی ایک تفسیریں ہیں جن میں بہت سے مقامات قابل اصلاح ہیں۔ مثلاً "بیان للناس" امرتسری۔ "بیان القرآن" لاہوری چکڑالوی۔ مرزائی شیعہ ترجمہ قرآن بریلوی وغیرہ۔ ان سب تفسیروں (اور) تراجم کی اہم اغلاط ظاہر کرکے اصلاح کی گئی ہے۔ قابل دید و شنید ہے۔ مولانا صاحب کی یہ بالکل نئی تصنیف ہے۔ قیمت ۱۰/

(آمدہ جو تفاسیر منگوانے کا پتہ)

مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

تفسیر ابن کثیر کا حرف بہ حرف ترجمہ تفسیر محمدی اردو مکمل

تیس پارے کا ہدیہ بجائے تیس روپے کے صرف اٹھارہ روپے۔ قرآن کریم کی جتنی تفسیریں ہیں ان سب میں تفسیر ابن کثیر کا وہ درجہ ہے جو حدیث کی کتابوں میں صحیح بخاری شریف کا ہے۔ تفسیر محمدی اردو اسی تفسیر ابن کثیر کا کامل ترجمہ ہے۔ آٹھ سال کی دن رات کی محنت اور ہزاروں کے خرچ سے اس اخبار کے برابر کے ڈھائی ہزار صفحات میں یہ کتاب ہے اس میں قرآن کی تفسیر قرآن سے پھر حدیث سے پھر سلف صالحین سے ہے۔ یہی تفسیر صحیح مستند معتبر اور مفصل ہے۔ صرف رمضان شریف ختم تک یہ بجائے تیس روپے کے صرف اٹھارہ روپے میں آپ کو مل جائے گی۔ مجلد تین جلدوں میں ہے۔ دس دس پارے [illegible]

[illegible]

معاوضہ اس وقت بیس روپے بے جلد اٹھارہ روپے۔ ایک ایک پارہ الگ الگ بھی ملتا ہے مگر ان کی قیمتیں مختلف ہیں۔ کیونکہ پارے چھوٹے بڑے ہیں۔ انکی اصلی قیمت بھی اس وقت فی روپیہ [illegible] رعایت ہے۔ قیمت کا منی آرڈر روانہ کر کے اپنے نام کا [illegible] کرا لیجئے۔

ملنے کا پتہ [illegible] صدر بازار دہلی

مجدد عصر حضرت علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کی بہترین تصنیف

اعلام الموقعین کا اردو ترجمہ بنام "دین محمدی"

اس کتاب کے اس اخبار کے برابر ایک ہزار صفحات ہیں۔ سات حصے ہیں جتنے مسائل کا اہل حدیث اور چاروں مذہبوں میں سے کسی مذہب میں اختلاف ہے اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ حق مسلک اہل حدیث کا ہے۔ چاروں مذاہب کے ناحق مسائل کی دلائل سے تردید کی گئی ہے۔ تقلید کے متعلق جتنی دلیلیں بیان کی جاتی ہیں، سب کے عالمانہ جوابات ہیں۔ خود تردید تقلید میں سینکڑوں دلیلیں بیان کی گئی ہیں۔ قیاس کی دھجیاں بکھیر دی گئی ہیں۔ قیاس والوں کا اختلاف ان کے قیاسی مسائل کا ایک دوسرے کے خلاف ہونا ہیں قیاسی مسائل کا ادب و [illegible] ثابت کیا گیا ہے۔ صحابہ نے جتنے مسائل حضور سے دریافت کئے ہیں اور آپ نے جوابات دیئے ہیں وہ سب سوالات و جوابات اس میں درج ہیں۔ الغرض دین محمدی کو اسی شکل و صورت میں مسلمانوں کے سامنے پیش کیا ہے جس شکل و صورت میں وہ حضور کے زمانے میں تھا۔ قیمت اصلی دس روپے ہے۔ اس وقت [illegible] شریف تک صرف چھ روپے۔ مجلد کے ہونے سات روپے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمر بھر کے خطبے عربی مع زیر زبر

و ترجمہ و شرح بہ طرز خطبہ دینی [illegible] حصہ دوم۔ حضور کے خطبے دراصل آپ کے معجزے ہیں۔ ان کا ایک ایک لفظ ایک نور ہے۔ انہی خطبوں سے کفر اسلام سے سنگدلی نرم دلی سے بدل گئی تھی۔ دشمنان جان جان نثار بن گئے تھے۔ تعجب ہے کہ آج تیرہ سو سال تک حضور کے یہ خطبے ایک جگہ کتابی شکل میں [illegible] نہیں چھپے تھے۔ الحمدللہ اب مولانا محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی نے اس طرف توجہ فرمائی اور تین سال کی دن رات کی محنت سے انہیں جمع کیا اور کتابی صورت میں آج یہ نعمت غیر مترقبہ دنیائے اسلام کے سامنے آ گئی۔ جلد اول میں حضور کے ایک سو چوالیس [illegible]

[illegible]

ایک خطبہ حضور [illegible] کہ ہم اخبار محمدی میں چھپے ہیں [illegible] زیر زبر باقاعدہ ہے۔ پھر ترجمہ ہے پھر شرح [illegible] اس طرز سے ہے کہ ایک خطیب صاحب منبر پر صرف اس کتاب سے جمعہ کے خطبے باقاعدہ سنا سکتے ہیں۔ دونوں حصوں کے ستائیس سو صفحات اس اخبار کے صفحات کے برابر ہیں۔ اس وقت تا ختم رمضان مکمل دونوں جلدوں کا رعایتی ہدیہ ایک روپیہ بارہ آنے ہے۔

حدیث و فقہ کے فرق کو اور اس بات کے ثبوت کو کہ فقہ حنفی خلاف حدیث ہے۔ دیکھنا ہو تو کتاب "شمع محمدی" ملاحظہ فرمائیں۔

اس کتاب میں پہلے حدیث ہے مع زیر و زبر حوالہ پر اس کا ترجمہ ہے۔ اب اس حدیث کے خلاف فقہ کی عبارت ہے۔ حوالہ ہے ترجمہ ہے ان دونوں کو دیکھنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ حدیث کے خلاف [illegible] حرام کہا۔ حدیث کی حرام کردہ چیز کو فقہ نے حلال کر دیا۔ اسی قسم کی ایک سو چھپن حدیثیں اور فقہ کی عبارتیں ہیں۔ اس کتاب کے دیکھنے کے بعد کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ فقہ قرآن و حدیث کا عطر [illegible] ہے۔ بلکہ یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ فقہ پر عمل کرنے سے [illegible] قیمت اصل ایک روپیہ ہے اس وقت [illegible]

نوٹ: اخبار محمدی خاص جماعت اہل حدیث کا [illegible] ہے۔ چندہ سالانہ تین روپے۔ کوشش: مولانا محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی کی تصنیفات کی مکمل فہرست [illegible] مندرجہ بالا چاروں کتابیں طلب فرمائیں۔

منیجر دفتر اخبار محمدی صدر بازار [illegible]